اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ — ششماہی — سہ ماہی — بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

# الفضل

خطبہ نمبر ۳۱

قادیان دارالامان

روزنامہ

The Daily
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۸ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## خطبہ جمعہ

# رمضان المبارک کے آخری عشرہ اور لیلۃ القدر کی برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کرو

# اللہ تعالیٰ کا قرب اور وصال حاصل ہونے کے لئے دعائیں کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ نومبر ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیہ کریمہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ کی تلاوت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا:-

کل سے

### رمضان کا آخری عشرہ

شروع ہونے والا ہے۔ اور کچھ لوگ آج سے اور کچھ کل سے اعتکافوں میں بیٹھ جائیں گے اس رمضان کے آخری عشرہ میں ایک اور خصوصیت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کی

ستائیسویں تاریخ جس میں بالعموم لیلۃ القدر ہوتی ہے جمعہ کے دن آتی ہے۔ جمعہ اپنی ذات میں مقدس دن ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ یہ ہماری عید کا دن ہے۔ اور عید کے دن کھانے پینے اور عبادات کے دن ہوتے ہیں۔ جمعہ کے دن لوگ نہاتے دھوتے کپڑے بدلتے اور خوشبوئیں لگاتے ہیں۔ اور وسیع علاقہ سے جمع ہو کر ایک جگہ نماز پڑھتے ہیں اس دن خاص طور پر وعظ کرنے کا حکم ہے۔ کچھ حصہ دن کا دنیوی کاموں میں سے فارغ کرکے عبادت کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اس روز کچھ وقت گھر کی صفائی کے لئے مخصوص

ہوتا ہے۔ کچھ اپنے جسم اور کپڑوں کی صفائی وغیرہ کے لئے۔ اور کچھ حصہ میں خصوصیت سے عبادت کی جاتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ یہ ہماری عید کا دن ہے۔

پس اس رمضان کے آخری عشرہ میں جمعہ کے دن جو مسلمانوں کی [illegible] کا دن ہے ستائیسویں تاریخ ہے۔ جس میں عام طور پر

### لیلۃ القدر کی برکات

بزرگوں نے دیکھی ہیں۔ اور ان دونوں کا جمع ہونا خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے

اور اس وجہ سے یہ ایام اس قابل ہیں کہ ان سے انسان فائدہ اٹھائے۔ اور اپنے اندر ایک تغیر پیدا کرے۔ مگر تغیر بہا کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تغیر چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر اپنی ضرورتوں کے لحاظ سے ان انسانوں کے ساتھ جو ان تغیرات کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

### خاص تعلق

رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ایک بڑے محل کی تعمیر کی کوشش کر رہا ہے۔ اور اس کے لئے سامان جمع کر رہا ہے۔ مگر ایک اور ہے۔ جو بارش میں سوکھی مٹی کی ایک ٹوکری کی تلاش میں ہے۔

# جنگ یورپ کی خبریں!

## انگلستان کی خبریں

**لنڈن ۵ رنومبر** یونان کے ایک جہاز "نکوس ایپریکوس" کے ۲۸ ملاح دو جان بچانے والی کشتیوں میں جنوبی ساحل پر پہنچے یہ جہاز جو اناج سے لدا ہوا تھا دو دھماکوں کے بعد غرق ہو گیا۔

**لنڈن ۵ رنومبر۔** اٹلی کے ریڈیو کا اعلان ہے کہ روس کی آٹھ ہزار فوج فن لینڈ کی سرحد کی طرف بڑھ گئی ہے اور حملہ کا خطرہ ہر وقت رہتا ہے۔ ہلسنکی کا جو فن لینڈ کا دارالخلافہ ہے ایک پیغام مظہر ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی ایک براڈکاسٹ تقریر میں اعلان کیا ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنی آزادی کی حفاظت کریں گے۔

**لنڈن ۴ رنومبر۔** آج غیر جانبدار ممالک کے دو اور جہازوں کے غرق ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بحر شمالی میں ناروے کے ایک جہاز میں خوفناک دھماکہ ہوا۔ اور وہ پانچ منٹ کے اندر اندر ڈوب گیا ارکان عملہ کو بچا لیا گیا تین مفقود الخبر ہیں۔ اسی طرح ڈنمارک کے ایک جہاز کناڈا تھی جس کا وزن گیارہ سو ٹن تھا جمعہ کو دھماکہ ہوا۔ دو کھینچنے والے جہازوں نے اسے کافی عرصہ تک تھامے رکھا اور بالآخر وہ غرق ہو گیا۔ ارکانِ عملہ جن کی تعداد ساٹھ تھی لائف بوٹوں میں سوار ہو گئے۔

**لنڈن ۵ رنومبر۔** وزارت اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کے جہازوں نے پانچ لاکھ ٹن سے زیادہ ایسا مال روک لیا ہے جس کے متعلق شبہ ہے کہ اسے جرمنی لے جایا جا رہا تھا۔ اب تک جرمنی کے جس مال پر قبضہ کیا گیا ہے اس میں زیادہ اہم اشیاء حسب ذیل ہیں۔ تیلوں کے بیج ایک سو ٹن۔ تیل اور پیٹرول آٹھ ہزار ٹن۔ کپاس کے بیج ۲۸ سو ٹن۔ سویابین کا تیل ساڑھے تین ہزار ٹن۔ چارہ ۷۰۰۰ ٹن فاسفیٹ ۱۳ ہزار ٹن گندھک ۲½ ہزار ٹن پوٹاش ۲½ ہزار ٹن۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ ۲۰ لاکھ گیلن پٹرول المونیم اور دیگر دھاتوں پر بھی قبضہ کیا گیا ہے

**لنڈن ۴ رنومبر۔** آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور نوآبادیات کے دیگر وزراء کو آج برطانیہ کے ہوائی ڈیفنس کے سربستہ راز بتلائے گئے۔ جب کہ انہوں نے رائل ایئر فورس کے جنگی کمانڈ کا معائنہ کیا۔ سر ہیگ ڈونئنگ نے پارٹی کی رہنمائی کی۔ اخباری نمائندوں کو پارٹی کے ساتھ جانے کی اجازت نہ دی گئی۔

## فرانس کی خبریں

**پیرس ۵ رنومبر۔** مقامی اخبارات اہلِ پیرس کو یہ تلقین کر رہے ہیں کہ انہیں جنگ کے دوران میں کفایت شعاری سے کام لینا چاہئیے اور سادہ زندگی بسر کرنی چاہئیے۔ اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ بالوں کو گھنگھریالہ نہ بنایا جائے قیمتی ہیٹ نہ پہنے جائیں۔ اور اگر سستے ہیٹ نہ ملیں تو ننگے سر ہی رہا جائے۔

**برسلز ۵ رنومبر۔** آج دن کے گیارہ بجے شمالی فرانس میں للے۔ روبے اور تورکائن کے نواح میں ہوائی حملے ہوتے بلجیم کی سرحد تورنائی میں طیارہ شکن توپوں کی آوازیں سنی گئیں۔

## جرمنی کی خبریں

**پیرس ۵ رنومبر۔** جرمن فرنٹیئر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اعلیٰ نازی حلقے سٹالن کی روس نواز پالیسی سے اس قدر برافروختہ ہیں کہ ہٹلر نے یہ ہدایت کر دی ہے کہ ایک اعلیٰ سی آئی ڈی ڈیپارٹمنٹ بنایا جائے جو جرمن خفیہ پولیس کی بھی نگرانی کرے۔ آرگنائزیشن ایک سو بیس افسروں پر مشتمل ہے اور ان سب کے نام خفیہ رکھے گئے ہیں۔ ان کو کلی اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ قتل بھی کر سکتے ہیں۔ وہ صرف ہٹلر کے سامنے ہی جواب دہ ہوں گے۔

**برلن ۴ رنومبر۔** برلن میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ چند یہودیوں کو فوجی عدالت سے سزائے موت دی گئی اور انہیں پولش کوریڈور میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ بالٹک سٹیٹس سے جو جرمن آ رہے ہیں ان کی رہائش کے لئے گنجائش نکالنے کی غرض سے گڈنیا سے بے شمار یہودیوں کو نکالا جا رہا ہے۔ یہودیوں کو ۵۵ پونڈ سے زیادہ کا اسباب اپنے ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے

**برسلز ۵ رنومبر۔** اخبار "نیشنل زیٹنگ" کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی کے فوجی انجنیئر ولہیم اور ولڈ ہیرمینٹ کے درمیانی علاقہ میں دریائے رائن میں گرنے والی ندیوں بالخصوص دریائے ویزی کا رخ تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ اس اقدام کا تعلق مغربی محاذ پر ایک اہم جارحانہ حملہ کرنے سے ہے۔ اور کہ دریاؤں کا رخ تبدیل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دریائے رائن میں پانی کی سطح کم ہو جائے تاکہ مغربی محاذ پر عام ہلہ بول دینے میں یہ دریا حائل نہ ہو۔

**برلن ۵ رنومبر۔** برلن کے ریڈیو سے جرمنوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ حجامت کرانا بند کر دیں اور ڈاڑھیاں بڑھا لیں۔ تاکہ حجامت کرنے کا صابن زیادہ صرف نہ ہو۔ جرمنی میں صابن کی بہت قلت پائی جاتی ہے۔

**لنڈن ۵ رنومبر۔** ہالینڈ میں نازیوں کی ایک ہولناک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ڈچ فوج اور ڈچ پولیس کی وردیاں حاصل کر کے جرمن جاسوسوں کے حوالے کی جائیں کہ وہ انہیں پہن کر کام کر سکیں۔ آج ایک گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ یہ شخص ایک جرمن ہے جو نغفانی فوج میں رہ چکا ہے اور اب جاسوسوں کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

## ہندوستان کی خبریں

**نئی دہلی ۵ رنومبر۔** وائسرائے نے گاندھی جی۔ بابو راجندر پرشاد مسٹر جناح اور اپنے درمیان خط و کتابت کے ساتھ ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندوں کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ ایسی حالت پر مجھ سے زیادہ افسوس اور کسی کو نہیں ہو سکتا۔ ۳ رستمبر کو جنگ کا اعلان کیا گیا تھا اسی رات میں نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں ہندوستان کی تمام جماعتوں اور طبقوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اس جنگ میں تعاون کریں۔ اگلے روز میں نے گاندھی جی اور مسٹر جناح سے بھی ملاقات کی اسی طرح میں نریندر منڈل کے چانسلر سے بھی ملا۔ اس کے بعد کانگرس ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے سامنے عام سوال پیش ہوا۔ اور جب وہ دونوں فیصلہ کر چکیں تو میں نے پھر لیڈروں سے گفت و شنید کی اور میں نے فیصلہ کیا کہ اس وقت جب کہ برطانوی ہند کی دو بڑی سیاسی پارٹیوں میں بھاری اختلاف پایا جاتا ہے۔ مجھے ملک کے نقطۂ نگاہ کے متعلق تسلی کر لینی چاہیئے۔ میں نے اس ساری بات چیت کے متعلق تفصیلاً ملک معظم کی گورنمنٹ کو آگاہ کر دیا۔ اور آخر طویل بحث و تمحیص کے بعد میں نے اعلان کیا کہ ہندوستان کا منتہائے مقصود اب بھی درجہ نوآبادیات ہے۔ دوسرے یہ کہ ملک معظم کی گورنمنٹ جنگ کے خاتمہ پر ہندوستانی لیڈروں کے صلاح و مشورہ سے موجودہ ایکٹ کی سکیم پر نظر ثانی کرنے کو تیار ہو گی۔ میں نے جو اعلانات کئے وہ بہت اہم تھے۔ لیکن ان کی اہمیت کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اسی دوران میں وائسرائے نے اس امر پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان بات چیت کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی اور کہ جہاں تک بنیادی مسائل کا تعلق ہے ان دونوں بڑی پارٹیوں کے نمائندوں میں کامل اختلاف پایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا ہے۔ بہرحال میں سر دست صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں اس ناکامی کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وقت آنے پر میں ان بڑی پارٹیوں کے لیڈروں نیز والیان ریاست کے صلاح و مشورہ سے پھر یہ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا کہ آیا اب بھی اتحاد کا امکان ہے یا نہیں۔

**پٹنہ** ۴ نومبر۔ آج گورنمنٹ ہاؤس سے واپسی پر ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ نے مسٹر سری کرشن سنہا وزیر اعظم صوبہ بہار سے ملاقات کی۔ تو آپ نے کہا کہ میں اب فارغ ہوں اور کانگرس ہائی کمانڈ کو اپنی خدمات پیش کردوں گا۔ اپنی لائبریری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب مجھے مطالعہ کے لئے کافی وقت ملیگا۔ استعفٰے منظور کرنے کے بعد گورنر نے وزراء سے نہایت تپاک کے ساتھ ہاتھ ملائے اور اس کے بعد وزراء اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

**بمبئی** ۴ نومبر۔ گورنر بمبئی نے وزارت کا استعفٰے جو ۳۱ اکتوبر کو پیش کیا گیا تھا منظور کر لیا ہے۔ گورنر نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت نظم و نسق کا انچارج اپنے ہاتھ میں لے کر مشیر مقرر کر دیئے ہیں۔ آج صبح مسٹر کھیر اور دیگر وزراء نے گورنر سے ملاقات کی۔ اس کے بعد انہوں نے سکرٹریٹ سٹاف اور افسران کو الوداع کہا۔

## متفرق خبریں

**لاہور** ۵ نومبر۔ گورنر پنجاب نے تفریحات پر ڈیوٹی کے ایکٹ مجریہ ۱۹۳۶ء اور اس میں ترمیم کے قانون مجریہ ۱۹۳۹ء کے رو سے حاصل شدہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل حکم جاری کیا ہے چار آنہ کی ٹکٹ پر دو پیسے ٹیکس وصول کیا جائیگا۔ چار آنے سے زیادہ آٹھ آنے تک کے ٹکٹوں پر ایک آنہ آٹھ آنہ سے زیادہ اور ایک روپیہ تک کے ٹکٹوں پر دو آنہ۔ ایک روپیہ سے زیادہ اور دو روپیہ تک چار آنہ اور تین روپیہ تک چھ آنہ چار روپیہ تک آٹھ آنہ اور پانچ روپیہ تک بارہ آنے۔ پانچ روپے سے زیادہ اور ساڑھے سات روپے

مختلف گروپوں میں سمجھوتہ کرانے کے لئے پنجاب کے کچھ مقتدر کانگرسی اصحاب کے درمیان سلسلہ گفت و شنید شروع ہو گیا ہے ڈاکٹر کچلو نے صدارت سے مستعفی ہونے پر بھی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔

**لاہور** یکم نومبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک سال کے لئے بطور تجربہ منظوری دی ہے کہ مقامی جماعتیں اور رجسٹرڈ

ٹکٹوں پر ایک پیسہ اور دس روپے تک کے ٹکٹوں پر ڈیڑھ روپیہ۔ دس روپیہ کے بعد ہر پانچ روپوں یا اس کے کسی حصہ کے لئے ایک روپیہ۔

**لاہور** ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرسی لیڈروں کی کوشش سے مجلس احرار کے لیڈروں کے ساتھ مصالحت ہو رہی ہے۔ تا آئندہ تحریک میں متحدہ

# احمدی نوجوانوں سے خطاب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اخبار الفضل میں جماعتوں کو تحریک فرمائی تھی کہ احمدی نوجوان ٹیرٹیوریل فورس کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ اس سلسلہ میں پنجاب کی بہت سی جماعتوں نے ان نوجوانوں کے نام بھجوائے ہیں جنہوں نے اس تحریک کی بنا پر اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ مگر بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی تک کوئی باقاعدہ اطلاع نہیں ملی۔ ایسی اطلاعات تمام ایسی جماعتوں کو نظارت امور عامہ میں بھجوا دینی چاہئیں۔ جہاں کے نوجوانوں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ جن جماعتوں میں شائع شدہ شرائط کے ماتحت کوئی نوجوان موجود نہیں ان کی طرف سے ہمیں اس امر کی اطلاع آنی چاہیئے کہ ان شرائط کے ماتحت وہاں کوئی نوجوان موجود نہیں۔

اس تحریک کے موقعہ پر تمام احمدیہ جماعتوں کو اپنا معیار صحت بھی پرکھنا چاہیئے۔ صحت اور قد و قامت کی جو شرائط شائع کی گئی ہیں۔ وہ ہر ایک تندرست نوجوان جو سترہ سال یا اس سے اوپر کا ہو۔ اس میں موجود ہونی چاہئیں اگر جماعت میں ایسے لوگ تو موجود ہیں جو عمر کے لحاظ سے فوجی خدمت کے قابل ہیں مگر فوجی معیار میں وہ پورے نہیں اترتے تو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ جماعتوں کا معیار صحت گرا ہوا ہے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ احمدیہ جماعتیں اس نقص کو دور کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

ناظر امور عامہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میڈیکل پریکٹیشنر درخواست کرنے پر ڈائرکٹر صحت عامہ یا انتظامی میڈیکل افسر کی منظوری کے بغیر انسداد امراض و یکسین براہ راست سنٹرل ریسرچ کسولی سے حاصل کر سکیں گے۔ انسٹی ٹیوٹ مذکور کے ڈائرکٹر سے کہا گیا ہے کہ وہ ایک سال کے بعد یہ رپورٹ کرے کہ یہ نیا طریق کس حد تک کامیاب رہا ہے اور آیا اس رعایت کے ناجائز استعمال کے متعلق کوئی واردات تو ظہور میں نہیں آئیں۔

**نئی دہلی** ۵ نومبر۔ سنٹرل کاٹن کمپنی نے ہندوستان میں روئی کی کاشت کے متعلق یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ ۱۹۳۹ء میں تقریباً ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین میں

کام کیا جائے۔

**امرتسر** ۵ نومبر۔ احرار کے لیڈر چوہدری افضل حق کے خلاف گذشتہ روز چوہدری سندر داس صاحب مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ کی سماعت ہوئی سردار ارجن سنگھ صاحب سب انسپکٹر پولیس نے کہا کہ میں پولیس کا رپورٹر ہوں اور پبلک جلسوں کی رپورٹ لینے کے لئے جایا کرتا ہوں۔ چوہدری افضل حق کی تقریر کی رپورٹ میں نے کی تھی۔ گواہ کا بیان ابھی جاری تھا کہ مقدمہ کی سماعت ۷ نومبر پر ملتوی ہوئی

**لاہور** ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب میں تمام قوم پرستوں اور کانگریسیوں کو متحد کرنے کے لئے اور کانگرس کے

کپاس کی فصل بوئی گئی تھی۔ دس سال پیشتر یہ تقریباً ۲۳ لاکھ ایکڑ رقبہ میں بوئی گئی تھی۔

**حیدرآباد دکن** ۴ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہوائی کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ نظام صاحب حیدرآباد دکن نے ایک لاکھ پونڈ کا جو عطیہ دیا ہے اسے ہوائی سکاڈرن بنانے پر خرچ کیا جائے گا جس کا نام حیدرآباد سکاڈرن رکھا جائے گا۔ تجویز ہے کہ نظام صاحب کے طرہ کا نشان ہلال اس سکاڈرن کا نشان قرار دیا جائے اور اس کا موٹو وفادار و درست ہو۔ جو اعلیٰحضرت حضور نظام کا خاص خطاب ہے۔ اعلیٰحضرت حضور نظام نے یہ تجویز منظور کر لی ہے۔

**واشنگٹن** ۴ نومبر۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنوری میں کانگرس سے اس امر کی منظوری لی جائے گی کہ بحری طاقت میں اضافہ کرنے کے لئے ایک ارب تین کروڑ ڈالر خرچ کئے جائیں۔ اس پروگرام کا مقصد مزید ۲۵ جنگی جہاز اور ۲۴ سو ہوائی جہاز تیار کرنا ہے۔

**لکھنؤ** ۵ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ خاکساروں کی رہائی کے احکام آج کل جاری ہو جائیں گے ایک شرط یہ عاید کی گئی ہے۔ کہ جتنے خاکسار اس وقت صوبہ میں موجود ہیں۔ فوراً صوبہ سے باہر نکل جائیں۔ جونہی یہ لوگ صوبہ کو خالی کر دیں گے۔ تمام خاکسار قیدی جن کی تعداد بارہ سو کے قریب ہے رہا کر دیئے جائیں گے۔

**واشنگٹن** ۵ نومبر۔ غیر جانبداری کا مسودہ قانون امریکن سینٹ میں کل ۲۴ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۵ کی حمایت سے منظور ہو گیا۔ اور مسٹر روز ویلٹ نے اس پر دستخط بھی ثبت کر دیئے۔ اس قانون کے منظور ہوتے ہی فرانس نے ڈیڑھ ارب ڈالر کے جنگی حوالے کر دیئے ہیں۔ اس آرڈر کی تعمیل میں جدید کارخانے جاری کر دیئے جائیں گے

**بواسیر کی دوائی** خونی اور بادی بواسیر کے لئے نہایت مفید ہے ضرورتمند احباب معہ محصولڈاک دو روپے آٹھ آنے میں پتہ ذیل سے طلب فرمائیں
مینجر شفاخانہ ولیپذیر قادیان ضلع گورداسپور

پرانے گرم کوٹ و کمبل کے بیوپاری صاحبان نوٹ کرلیں

(۱) یہ کہ ہماری فرم نے اس سال وہ سب سہولتیں جو وقتاً فوقتاً آپ مانگتے تھے جاری کردی ہیں۔ تفصیل نرخنامہ میں درج ہے۔ (۲) صرف ہماری فرم کو ہی اس بات کا فخر حاصل ہے کہ ہندوستان بھر کے تمام شہروں۔ قصبوں۔ اور گاؤں میں جہاں بھی پرانے کوٹ فروخت ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ مال ہمارا کھپت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ ہمارے مستقل خریداروں یا جن دوکانداروں نے ہمارے ساتھ لین دین کیا ہے سے دریافت کیجئے (۳) ہر قسم کے اوورکوٹ۔ ہاف کوٹ۔ واسکٹ۔ جرسی کوٹ۔ لیڈی کوٹ و کمبل وغیرہ کا نرخنامہ ۱۹۳۹-۴۰ء آج ہی منگا کر ملاحظہ فرمادیں ہمارے نرخ کا پچھلے اشتہار بازوں اور نام ہما دفرموں سے ہرگز مقابلہ نہ کریں۔

منیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی



# ایک نئی سروس

## ٹیلیفون نمبر ۱۸۱۷

اہالیٔ لاہور کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پارسل جو لاہور اسٹیشن تک پہنچتے ہیں۔ ان کی جائے رہائش پر وہ تقسیم ہوں۔ تو انہیں ٹیلیفون ۱۸۱۷ کو بلانا چاہیے۔ اور متوقع پارسل کی تفصیلات دینی چاہئیں۔ ان کی درخواست درج کر لی جائے گی اور پارسل جلد سے جلد سٹریٹ ڈیلیوری سکیم کے ذریعہ ان تک پہنچا دیا جائیگا۔

اس سروس کے لئے زائد اجرت دو آنے فی پارسل ہے۔ اور یہ حقیر سی رقم اس تمام تکلیف اور خرچ سے جو ریلوے پارسلز آفس سے لینے میں برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بچاتی ہے

چیف کمرشل منیجر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور

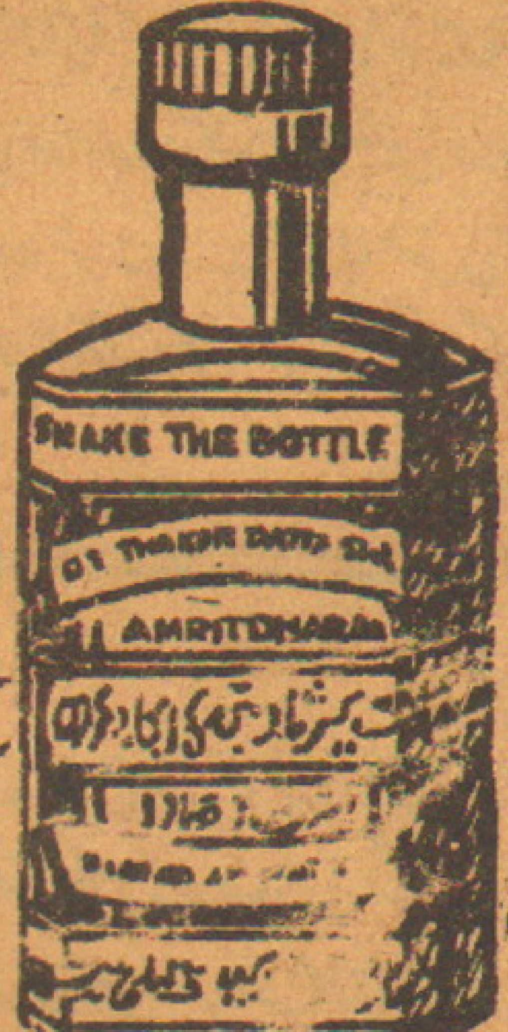


انفلوئنزا۔ زکام۔ کھانسی اور ان سے تعلق رکھنے والی جملہ امراض کیلئے یہ ایک آسان اور قابل اعتبار علاج ہے۔ اس کے اندر ایک بھی ایسا جزو نہیں جو نقصان دہ اور زہریلا ہو۔ اس کے استعمال سے فوری تسکین ہونے کے ساتھ ہی یہ مرض کے حقیقی اسباب کو دور کر کے پوری تندرستی اور صحت بخشتی ہے۔

امرت دھارا جراثیم کو ہلاک کرنے کی زبردست طاقت رکھتی ہے۔ پسینہ لاتی ہے اور دردوں کو رفع کرتی ہے۔ یہ بخاروں کو دور کرتی ہے۔ اور زکام اور گلے کے درد اور پھیلنے والی بیماریوں کے جرمز کو جڑ سے بھگا دیتی ہے۔ اسے سردی۔ زکام کھانسی چھاتی کے درد۔ نمونیہ وغیرہ سے پیدا ہونے والے بخاروں میں پورے وثوق کے ساتھ استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف ایک روپیہ چار آنے نمونہ آٹھ آنے۔

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں

# امرت دھارا

امرت دھارا فارمیسی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ لاہور



## معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے ولایت تک اسکے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کردیگی اسکے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس ہر شخص دواخانہ سے مفت منگوا لیوے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ


Digitized by Khilafat Library Rabwah


# کراؤن بس سروس

## وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے۔ باقی منول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دہر مسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان سے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس لشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیونکہ اس کے کچے مکان کی چھت ٹپک رہی ہے۔ اب مٹی کی ٹوکری کو محل کے سامانوں کے ساتھ بے شک کوئی نسبت نہیں۔ اور مٹی کی ٹوکری اس شخص کے ضروری سامانوں کے مقابل میں بہت حقیر چیز ہے۔ جس نے محل بنوانا ہے وہ کہیں نقشے تیار کراتا ہے اسٹیمیٹ بنواتا ہے۔ اور کہیں اینٹیں اور لکڑی جمع کرتا ہے۔ مگر اس غریب کے لئے جس کا مکان بارش میں ٹپک رہا ہے سوکھی مٹی کی ٹوکری ہی زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اس کا گزارہ نہیں ہوسکتا۔ تو انسان کو جس چیز کی ضرورت ہو وہی اس کے لئے زیادہ اہم ہوتی ہے۔ اور جو اسے چنداں فائدہ نہیں پہونچاتی وہ اس کے لئے اہم نہیں ہوتی۔ چاہے وہ اپنی ذات میں کتنی ہی مفید کیوں نہ ہو۔ ایسے موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### ایک لطیفہ

بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ کوئی چوہڑا لاہور کے پاس سے ایک مرتبہ گزرا۔ اس نے دیکھا کہ شہر میں کہرام مچ رہا ہے۔ ہندو مسلمان مرد۔ عورت سب رو رہے ہیں اس نے اس کی وجہ دریافت کی تو اسے بتایا گیا۔ کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ مرگیا ہے۔ یوں تو سکھوں کی حکومت بہت بدنام ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی میں نے بارہا سنا ہے کہ

### مہاراجہ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں امن قائم ہو گیا تھا

اور اس نے خرابیوں کو بہت حد تک دور کردیا تھا مسلمانوں پر سکھوں کے مظالم کے جو واقعات بیان کئے جاتے ہیں وہ سکھ مسلوں کے زمانہ کے ہیں۔ جب ملک کی حکومت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی۔ لوٹ مار ہو رہی تھی۔ اور طوائف الملوکی پھیلی ہوئی تھی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی کوشش ہمیشہ یہی رہتی تھی کہ امن قائم ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے ساتھ بھی ایک حد تک اچھا سلوک کرتے تھے۔ ان کے وزراء میں مسلمان بھی تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد یعنی ہمارے دادا بھی ان کے جرنیلوں میں سے تھے۔ اور کئی مسلمان بھی بڑے بڑے عہدوں پر تھے۔ پس اس امن کو دیکھتے ہوئے جو ان کی وجہ سے ملک کو حاصل ہوا اور اس فساد کو یاد کرکے جو ان سے قبل پایا جاتا تھا۔ ان کی موت کا سب کو صدمہ تھا۔ اور لوگ رو رہے تھے۔ چوہڑے نے جو اس کہرام کی وجہ دریافت کی۔ تو کسی نے اسے بتایا۔ کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ فوت ہو گئے ہیں۔ وہ چوہڑا حیرت سے اس شخص کا مونہہ تکنے لگا اور دریافت کرنے لگا۔ کہ لوگ ان کی وفات پر اتنے بے تاب کیوں ہیں۔ میرے باپ جیسے لوگ مر گئے۔ تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کس شمار میں تھے۔ یہ لطیفہ بیان کرکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ جسے جس چیز کی قدر ہوتی ہے وہی اس کے نزدیک بڑی ہوتی ہے۔ اس چوہڑے کا باپ اس سے حسن سلوک کرتا تھا۔ اس لئے وہ اسے پیارا تھا۔ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کا حسن سلوک گو لاکھوں سے ہو۔ مگر چونکہ وہ ان لاکھوں میں سے نہ تھا۔ نہ اس کی نظر اتنی وسیع تھی۔ کہ وہ سمجھتا۔ ملک کا فائدہ اور امن و امان بڑی چیز ہے۔ انفرادی فائدہ کی اس کے مقابل پر کوئی حقیقت نہیں۔ اس لئے اس کا یہی خیال تھا۔ کہ اصل چیز قدر کی میرا باپ تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا۔ تو پھر مہاراجہ رنجیت سنگھ فوت ہو گیا تو کیا ہوا تو دنیا میں اپنی ضرورت کی اہمیت کی وجہ سے بعض چھوٹی چیزیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ اور بعض بڑی چیزوں کو عدم علم کی وجہ سے انسان نظر انداز کر دیتا ہے۔ بچے کو اگر قیمتی سے قیمتی ہیرے بھی مل جائیں۔ تو وہ ان کی کیا قدر کریگا وہ تو یہی سمجھے گا۔ کہ یہ شیشے کے ٹکڑے ہیں۔ غالباً [illegible] کے سفر میں جبکہ میں بمبئی جہاز کے انتظار میں تھا۔ مجھ سے ایک دوست نے ذکر کیا۔ کہ چند روز ہوئے کوئی جوہری بازار میں سے جا رہا تھا۔ کہ اس کے ہیرے گر پڑے۔ غالباً ایک سو پانچ ہیرے

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ نومبر ۱۹۳۹ء۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو صبح سے درد نقرس کی تکلیف ہے۔ اور گو مرض کا حملہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سخت نہیں مگر زیادہ ہو جانے کا ڈر ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لیے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج نزلہ کی شکائت ہے حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے

جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر آج ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے انتظام کے سلسلہ میں دہلی تشریف لے گئے۔

تھے۔ جن میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے تھے۔ اس نے پولیس کے مرکزی دفتر میں اطلاع دے دی۔ جس نے تمام تھانوں میں آگے اطلاع کردی۔ کہ ان کی تلاش رکھی جائے۔ کچھ دنوں کے بعد ایک شخص ان میں سے بعض ہیرے لایا۔ اور کہا۔ کہ میں نے بعض بچوں کو ان سے کھیلتے دیکھا تھا۔ ایک بچہ سے پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے تو یہ گولیاں ایک کاغذ میں پڑی ہوئی پائی تھیں۔ اس نے انہیں بازار میں پڑے دیکھا۔ اور ان سے گولیاں کھیلنے لگا۔ جس طرح بچے کھیلا کرتے ہیں۔ جس کی گولی کا سرا دوسرے کی گولی سے لگ جائے وہ جیت جاتا ہے۔ اس سے جب دریافت کیا گیا کہ باقی گولیاں کہاں ہیں تو اس نے کہا میں نے محلہ والوں میں تقسیم کردی تھیں۔ حالانکہ وہ کئی لاکھ کے ہیرے تھے مگر اس بچے کو ان کی کیا قدر ہو سکتی تھی۔ وہ شیشہ کی گولیوں کی طرح ان سے کھیلنے لگا۔ اگر اس کے باپ کو وہ ہیرے ملتے تو اگر وہ بددیانت ہوتا تو چھپاتا پھرتا اور شائد شہر ہی چھوڑ کر چلا جاتا اور کسی دوسرے شہر میں جاکر فروخت کرتا۔ اور اگر دیانتدار ہوتا تو پولیس میں جاکر رپورٹ لکھواتا۔ مگر بچہ کی نگاہ میں ان کی کوئی قدر نہ تھی وہ انہیں

### شیشہ کی گولیاں

سمجھتا تھا۔ اور دوسرے بچوں میں تقسیم کرتا پھرتا تھا۔ اگر اسے مٹھائی کی گولیاں ملتیں۔ تو وہ اس خوشی سے ان کو تقسیم نہ کرتا۔ جب دوسرے بچے وہ ہیرے مانگتے ہوں گے۔ تو وہ کہتا ہوگا۔ کہ یہ گولیاں میرے پاس ایک سو پانچ ہیں۔ میں نے ان سب کو کیا کرنا ہے کچھ تم بھی لے لو لیکن اگر اسے مٹھائی کی گولیاں ملتیں۔ تو وہ ہرگز دوسروں کو نہ دیتا بلکہ یہ کہتا کہ میں یہ گولیاں خود کھاؤں گا دوسروں کو کیوں دوں۔ اس کے نزدیک مٹھائی کی گولیاں زیادہ کام کی چیز تھیں شیشہ کی اتنی نہ تھیں۔ تو ہر چیز کی قدر انسان کو ضرورت اور علم کے مطابق ہوتی ہے۔ ایک وقت انسان کے نزدیک روٹی کے ٹکڑے کی قدر بڑی ہوتی ہے۔ بہ نسبت جواہرات کے کہتے ہیں کوئی شخص جنگل میں جا رہا تھا کھانا بالکل ختم تھا حتیٰ کہ وہ بھوک سے بے تاب ہوگیا۔ زندگی کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ کہ اسے راستہ میں ایک تھیلی پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس نے بڑے شوق سے یہ سمجھ کر اٹھایا کہ شائد اس میں بھنے ہوئے دانے ہوں۔ وہ بے تاب ہو کر اس پر جھپٹا۔ اور جھٹ چاقو نکال کر اسے کھولا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ موتی ہیں۔ اس نے نہائت حقارت کے ساتھ ان کو پھینک دیا۔ اور آگے چل پڑا اس وقت اس کے نزدیک مٹھی بھر دانے یا روٹی کا ایک ٹکڑا زیادہ قیمتی تھا بہ نسبت ان موتیوں کے تو ضرورت اور اہمیت کے مطابق انسان کو کسی چیز کی قدر ہوتی ہے بعض لوگ اہمیت کو دیکھتے ہوئے چھوٹی چھوٹی چیزوں کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ اور نہائت ہی اہم باتوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ ہزاروں تم میں سے ایسے ہونگے جو سارا رمضان یہی دعا کرنے میں گزار دینگے کہ

### یا اللہ مجھے رضائی مل جائے

ہزاروں سارا رمضان یہی دعا کرتے رہیں گے کہ دفتر میں ہم دو چپڑاسی ہیں ایک کی ترقی ہونیوالی ہے۔ ایک کی تنخواہ پندرہ سے سولہ ہو جائیگی

یا اللہ یہ ترقی مجھے ملے۔ میرے دوسرے ساتھی کو نہ ملے۔ ہزاروں یہ دعائیں کرتے رہیں گے۔ کہ فلاں سے ہمارا جو پندرہ روپیہ کا جھگڑا ہے۔ اس کا فیصلہ عدالت میرے حق میں کردے ممکن ہے اوپرے دل سے کوئی اور دعا بھی کریں۔ مگر وہ صرف اس لئے ہوگی۔ کہ توازن پورا ہے۔ ورنہ حقیقی جوش کے ساتھ یہی دعا کریں گے کہ رعنائی مل جائے۔ یا پندرہ سے سولہ کی ترقی مجھے ملے۔ یا پندرہ روپیہ کا مقدمہ میرے حق میں فیصلہ ہو جائے حالانکہ اس سے بہت بڑی بڑی چیزیں ہیں۔ جن کی ان کو ضرورت بھی ہوتی ہے۔ مگر چونکہ علم نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کو مانگنے کا احساس بھی ان کے دل میں نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں۔ جن کا اس کے سوا کوئی نگران نہ ہو۔ اور دو گھنٹے کے بعد اس کی موت آنے والی ہو۔ اور ساتھ ہی اس کی مرغی بھی گم ہوگئی ہو۔ اور اسے کوئی فرشتہ آکر پوچھے کہ مانگو جو مانگتے ہو۔ تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ مجھے اتنی لمبی عمر مل جائے کہ بچوں کی پرورش کرسکوں۔ بلکہ اسوقت یہی کہے گا کہ میری مرغی مل جائے۔ کیونکہ مرغی کا نقصان اسے نظر آرہا ہے اور موت کا اسے کوئی علم نہیں۔ تو انسان بعض اوقات عدم علم کی وجہ سے بڑی بڑی چیزوں کو نظر انداز کردیا کرتا ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی زندگی کا ایک نہایت دلچسپ واقعہ

ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جن لوگوں کو بڑا بنانا ہوتا ہے۔ ان کے لئے شروع سے ہی ایسے سامان پیدا کردیتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ جب میں نے پہلی مرتبہ حج کیا۔ یہ حج آپ نے چھوٹی عمر میں ہی کیا تھا۔ اور اس کا بھی ایک عجیب واقعہ ہوا۔ آپ ایک ریاست میں حصول تعلیم کی غرض سے گئے۔ وہاں کے ایک شہزادے کو ایک مخفی مگر خطرناک مرض ہوگیا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس بات کا علم اس کے والدین کو نہ ہو۔ اور نہ دوسرے لوگوں پر یہ بات ظاہر ہو۔ اس لئے اس نے اپنے خاص آدمیوں کو ہدایت کی کہ کوئی مسافر طبیب ملے تو اسے لاؤ۔ وہ مقامی اطباء کو بھی اس سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ وہاں مسافری کی حالت میں گئے تھے۔ اس وقت طب تو آپ بہت پڑھ چکے تھے۔ دوسرے علوم کی تعلیم کے لئے وہاں گئے تھے۔ شہزادہ کے کسی آدمی نے آپ سے ذکر کیا۔ تو آپ نے کہا کہ میں طبیب ہوں۔ اس نے کہا کہ پھر چلو علاج کرو بہت کچھ ملے گا۔ مگر یہ عہد کرو کہ اس بات کا تذکرہ کسی سے نہ کروگے۔ چنانچہ آپ وہاں پہنچے تو اس وقت بھی ایک ایسا لطیفہ ہوا کہ آپ فرماتے کہ تھا تو وہ ہماری مصیبت کی وجہ سے مگر سمجھا گیا ہمارا ہنر۔ حالانکہ اس میں عقل کا کوئی دخل نہ تھا۔ بلکہ حالات کے ماتحت تھا۔ اور یہ اس طرح ہوا کہ جب آپ وہاں پہونچے۔ تو شہزادہ کھانے پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا آئیے حکیم صاحب کھانا کھائیے اس روز شہزادہ کا باورچی اسے اطلاع دے گیا تھا کہ آج میں نے آپ کے لئے

### خاص شوربا

تیار کیا ہے۔ وہ بہت قیمتی ہے۔ اور کوئی دوسرا اسے بنانا نہیں جانتا۔ ادھر حضرت خلیفہ اول کی یہ حالت تھی۔ کہ آپ تین روز کے فاقہ سے تھے۔ پیسہ پاس نہ تھا آپ دسترخوان پر تو بیٹھ گئے مگر گلا خشک تھا۔ آپ نے خیال کیا۔ کہ اگر پہلے روٹی کھائی یا چاول کھائے تو نگلنا مشکل ہوگا۔ اور اگر پہلے پانی پیا تو طبیب تھے جانتے تھے کہ معدہ خراب ہوگا۔ اس لئے آپ نے شوربا کا پیالہ اٹھایا اور پینا شروع کردیا آپ نے تو اس وجہ سے ایسا کیا کہ گلا خشک تھا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ یہ شخص بہت اچھے کھانوں کا عادی ہے جبھی تو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ دسترخوان پر بہترین چیز کونسی ہے۔ خیر آپ نے علاج کیا۔ اور اسے فائدہ ہوا۔ بعد میں اس نے آپ کو اتنی رقم دی۔ کہ آپ فرماتے میں نے سمجھا۔

### مجھ پر حج فرض ہو گیا ہے

اور اس طرح آپ زمانہ طالب علمی میں ہی حج کو چلے گئے۔ احادیث میں پڑھا تھا کہ خانہ کعبہ کو دیکھ کر پہلی دعا جو انسان کرے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ آپ فرماتے جونہی ہم بیت اللہ کے قریب پہونچے میں نے سوچنا شروع کیا کیا دعا مانگوں کبھی خیال آتا دولت کے لئے دعا مانگوں مگر پھر سوچتا کہ اگر چور نکال کرے گئے تو کیا فائدہ۔ کبھی خیال آتا کہ دعا کروں علم مل جائے۔ مگر پھر سوچتا علم کے ساتھ اگر عمل نہ ہوا تو کیا فائدہ۔ پھر خیال آتا۔ عمل کی توفیق ملنے کی دعا کروں۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اگر ساتھ علم نہ ہوا۔ تو یونہی ادھر ادھر ٹھوکریں کھاتا پھرونگا سوچ ہی رہا تھا کہ خانہ کعبہ سامنے آگیا میں نے دعا کی کہ

### یا الٰہی میری ساری دعائیں تو قبول کرلیا کر

جب بھی کسی مصیبت کے وقت میں تیری طرف توجہ کروں تو میری دعا کو رد نہ کرنا بلکہ ضرور قبول کرلینا۔ یہ کیسی لطیف دعا تھی۔ جس نے آپ کو ساری عمر کام دیا۔ میں جب حج کے لئے گیا تو میں نے بھی یہی دعا مانگی تھی۔ مگر یہ خیال حضرت خلیفہ اولؓ ہی کی ایجاد سے تھا۔ اور کہتے ہیں الفضل للمتقدم مگر دعا مانگنے کا بھی ایک طریق ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک طریق ہے کہ

### بغیر عقل کے نقل

کرتے ہیں جسے میں تو چھچھوراپن سمجھتا ہوں مثلاً میں نے جو یہ بات بیان کی ہے۔ اب تو خیر میں نے روک دیا ہے۔ لیکن اگر نہ روکتا۔ تو کل ہی مجھے کئی رقعے آنے شروع ہو جاتے۔ کہ دعا کریں ہماری ہر دعا قبول ہو جایا کرے۔ حالانکہ صرف مونہہ سے کوئی بات کہدینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ دعا قلب کے تغیر کا نام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ دعا کی مثال وہی ہے جو کہتے ہیں جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جائے۔ یعنی کوئی سوال ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس سے موت بہتر ہوتی ہے۔ مگر بعض [illegible] شائد خدا تعالےٰ سے مانگنا جائز تو ہے مگر اس کے پورا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے اوپر ایک موت وارد کرے صرف یہ نہیں کہ مونہہ سے الفاظ دہرا تا جائے۔ مگر میں نے دیکھا ہے لوگ کوئی بات سنتے ہیں تو یونہی مونہہ سے کہنے لگ جاتے ہیں کہ دعا کریں یوں ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ مجلس میں فرمایا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھ سے بعد الموت ان ان انعاموں کے وعدے کئے ہیں۔ ایک صحابی جھٹ بول اٹھے یا رسول اللہ دعا کریں میں بھی جنت میں آپ کے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا ہاں تم ساتھ ہی ہوگے جیسے ہم میں بہت سے نقال ہیں ان میں بھی بعض تھے چنانچہ یہ بات سنتے ہی ایک دوسرا شخص اٹھ کھڑا ہوا اور بولا یا رسول اللہ میرے لئے بھی یہی دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ نقل ہے پہلے نے جو لینا تھا لے لیا تو

### نقل سے کام نہیں چلتا

کسی سے بات سنی اور مونہہ سے کہدیا یا رقعہ لکھ دیا۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایک دفعہ مولوی رحمت علی صاحب کے والد بابا حسن محمد صاحب نے حضرت خلیفہ اول کو دعا کے لئے ایک رقعہ لکھا۔ اور اس میں کوئی ایسا فقرہ لکھ دیا۔ کہ آپ کو بہت ہی پسند آیا۔ اور آپ نے درس میں اس کا ذکر کیا۔ یہ دیکھکر دوسرے روز آپ جو رقعہ اٹھاتے۔ اس میں وہی فقرہ درج ہوتا۔ حالانکہ بابا حسن محمد صاحب نے جب رقعہ لکھا ہوگا ان کے قلب کی خاص کیفیت ہوگی۔ اس منظر اور اس کیفیت سے اس شخص کو جو ان کا نقال ہو فائدہ پہونچ سکتا تھا۔ اس کے بغیر نہیں۔ غرض جب تک کوئی خاص موقعہ نہ ہو خاص تحریک نہ ہو۔ اور دعا کسی اعلےٰ جذبہ کے ماتحت نہ ہو محض مونہہ سے کہہ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بیشک میں نے یہ دعا کی تو یہ بھی نقل تھی۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مجھے یہ واقعہ یاد نہیں تھا بلکہ اتنا بھی خیال نہیں تھا۔ کہ میں زندہ بھی ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...تھا۔ کہ میں مر چکا ہوں۔ اور اسرافیل صور پھونک رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہے۔ کہ میری طرف چلے آؤ۔ اس لئے اس وقت میں نے جو فقرہ کہا۔ وہ نقل نہیں تھا۔ لیکن چونکہ یہ واقعہ میں نے پہلے سنا ہوا تھا۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دماغ کے پس پردہ ضرور اس کا اثر تھا۔ تو منہ سے کوئی بات کہہ دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ دعا کے لئے ان کیفیات اور جذبات کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ جو دعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے۔

میں بتا رہا تھا۔ کہ بعض چیزیں گو چھوٹی ہوتی ہیں۔ مگر انسان اپنی ضرورت کے مطابق انہیں مانگ لیتا ہے۔ اور بعض بہت زیادہ ضروری ہوتی ہیں۔ مگر چونکہ اسے ان کی اہمیت کا علم نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے لئے دعا نہیں کرتا۔ حالانکہ انسان اگر اپنی نظر وسیع کرے۔ اور خدا تعالیٰ کے کلام پر غور کرے۔ تو اس کی نظر ایسی چیزوں پر پڑ سکتی ہے۔ جو ضروری ہیں۔ مگر ان کا علم قرآن کریم پر غور کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ان آیات میں جو میں نے پڑھی ہیں۔ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے کس طرح انسان کے ذہن کو اس طرف لے گیا ہے۔

## رمضان کی غرض خدا تعالیٰ کو ملنا ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ کا بدلہ میں آپ ہوں۔ یعنے جب کوئی روزہ رکھتا ہے۔ تو میں اسے مل جاتا ہوں۔ اسی مضمون کی طرف ان آیات میں جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ اشارہ کیا گیا ہے۔ فرماتا ہے اے ہمارے رسول واذا سالك عبادی عنی فانی قریب۔ تو نے میرے بندوں کو بتایا ہوا ہے۔ کہ روزہ رکھنے سے خدا ملتا ہے۔ پس جب وہ روزہ رکھیں گے۔ تو ضرور پوچھیں گے کہ خدا کہاں ہے۔ تو اس سوال کے جواب میں یہ کہنا کہ انی قریب۔ اللہ فرماتا ہے۔ میں تمہارے پاس ہی بیٹھا ہوتا ہوں۔ اب یہ وہ سوال کر سکتے ہیں۔ کہ جب اللہ تعالیٰ پاس بیٹھا ہے۔ تو نظر کیوں نہیں آتا۔ نیز اگر وہ پاس ہے۔ تو کونسا طریق ہے۔ کہ ہم اس کے پاس ہونے سے فائدہ اٹھا سکیں [illegible] فرمایا۔ کہ ان سے کہدو۔ کہ اجیب دعوة الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلهم یرشدون یعنی ان کے روزوں کی وجہ سے تو ہم ان کے پاس تو بے شک آن بیٹھے ہیں۔ مگر چونکہ ہماری ذات وراء الوریٰ ہے۔ اس لئے مادی اسباب سے ہم تک پہونچنا ناممکن ہے۔ اس پر وہ پوچھیں گے۔ کہ پھر اس سے تعلق اور وابستگی پیدا کرنے کا کونسا ذریعہ ہے۔ تو اس کا جواب یہ دینا کہ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ۔ یعنے صرف دن کو بھوکا پیاسا رہنے سے روزہ مکمل نہیں ہوتا۔ بلکہ

## روزہ رات کی دعاؤں سے مکمل ہوتا ہے

روزہ صرف اسی کا نام نہیں۔ کہ دن کو تم کچھ کھاتے پیتے نہیں۔ بلکہ اس کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ کہ راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور تم چلاؤ۔ زاری کرو پس جو میرے قرب سے فائدہ اٹھانے کا ذریعہ دریافت کرتا ہے۔ اسے بتا دو کہ اجیب دعوة الداع جو راتوں کو اٹھ کر روتا ہے۔ میں اس کی طرف آتا ہوں۔

## دعوة الداع میں ہر پکارنے والا مراد نہیں

بلکہ وہ روزہ دار پکارنے والا ہے۔ جو راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا ہے۔ اسی طرح ایسا پکارنے والا مراد ہے جس میں خدا تعالیٰ سے ملنے کا اضطراب ہوتا ہے۔ اسے ملنے کے لئے وہ دن کو روزے رکھتا ہے۔ اور راتوں کو جاگ کر گریہ وزاری کرتا ہے۔ ایسے پکارنے والے کی دعا کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے یہ بالکل افترا اور جھوٹ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کی ہر دعا کو سنتا ہے۔ کئی لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کہ ہم نے بڑے اضطراب سے دعائیں کیں۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میں ہر دعا سنتا ہوں۔ لیکن یہ بھی غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ اور افترا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا کو ضرور سنتا ہے۔ یا یہ کہ وہ ہر پکارنے والے کی دعا کو سنتا ہے بے شک الداع کے معنے ہر پکارنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر اس کے معنے ایسے پکارنے والے کے بھی ہو سکتے ہیں جس کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور اس جگہ اس کے یہی معنے ہیں۔ اور مراد یہ ہے۔ کہ وہ بندے جو مجھے ملنے کے اضطراب میں اور سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ اور مجھے مانگتے ہیں۔ میں ان کی دعا سنتا ہوں۔ چنانچہ اس جگہ واذا سالك عبادی عنی فرمایا ہے۔ یعنے میرے بارہ میں سوال کرتے ہیں۔ روٹی مانگنے کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ نوکری کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ عَنِّیْ فرمایا ہے۔ عن الخبز یا عن الوظیفہ نہیں فرمایا۔ کہ جو روٹی یا نوکری مانگے۔ اس کی دعائیں ضرور سنتا ہوں۔ پس جو خدا تعالیٰ کو مانگے اور وہ نہ ملے۔ تو اسے اعتراض ہو سکتا ہے۔ نیز اس آیت کی عبارت ایسی ہے کہ اس سے

## اضطراب کی طرف اشارہ

پایا جاتا ہے۔ بعض مضامین الفاظ سے ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ عبارت میں پنہاں ہوتے ہیں۔ اور یہی حالت یہاں ہے یہاں الداع کے معنے ہر پکارنے والا نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کو پکارنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب میرے بندے میری طرف دوڑتے ہیں۔ ان کے اندر ایک اضطراب اور عشق پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ چلاتے ہیں۔ کہ میرا خدا کہاں ہے۔ تو ان سے کہدو۔ کہ میں تمہاری طرح کے پکارنے والے کی پکار کو رد نہیں کرتا۔ اور ضرور اس کی دعا کو سنتا ہوں۔ دوسری جگہ بھی قرآن کریم میں یہ مضمون بیان ہے چنانچہ فرمایا۔ وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ یعنی جو لوگ ہمارے رستوں کی تلاش کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی ذات کی قسم ہم ضرور ان کو رستہ دکھاتے ہیں۔ دو تین سال ہوئے میرے پاس ایک سکھ آیا۔ وہ بوڑھا آدمی تھا۔ اس نے ایک سکھ ٹھیکیدار کا نام لیا۔ اور کہا۔ کہ وہ کروڑپتی آدمی ہے۔ میں اس کا منیم ہوں۔ اور اس نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ دنیا تو بہت کمائی ہے۔ اب

## خدا تعالیٰ کو ملنے کی خواہش

ہے۔ آپ بتائیں۔ اس سے کس طرح مل سکتے ہیں اور کہنے لگا۔ کہ میں خود بھی اسی خیال کا ہوں۔ میری طرف سے بھی یہی درخواست ہے۔ میں نے کہا۔ کہ میں رستہ تو بتا دوں گا۔ مگر تم نے اس پر چلنا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ نہ چلیں۔ میں نے کہا۔ اگر چلیں۔ تو یہ تو میری عین خواہش ہے۔ مگر میرا خیال ہے آپ لوگ چلیں گے نہیں۔ اس نے وعدہ کیا۔ کہ ضرور چلیں گے۔ میں نے اسے سورہ فاتحہ کا ترجمہ لکھ دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ پڑھا کرو۔ اور ساتھ دعا کیا کرو۔ کہ یا اللہ ہمیں سچائی کا رستہ دکھلا دے۔ اور یہ سچا رستہ اسلام کا ہی ہوگا۔ مگر روپیہ۔ اور تعلقات وغیرہ کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنا تمہارے لئے مشکل ہوگا۔ بعض لوگ تو بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اور پھر کبھی جواب بھی نہیں دیتے۔ مگر مہینہ ڈیڑھ مہینہ کے بعد اس کا خط آیا۔ کہ ہم نے اسی طرح دعا کی تھی۔ اور رستہ ہمیں بتا یا بھی گیا ہے مگر اس کے بعد اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اور میری بات سچی نکلی۔ کہ رستہ تو دکھا دیا جائے گا۔ مگر رہیں گے وہ وہیں جہاں تھے۔

غرض اللہ تعالیٰ ہر عقل۔ مذہب اور علم کے آدمی کو اپنا رستہ دکھاتا ہے۔ بشرطیکہ انسان اس کے لئے کوشش کرے۔ اور اس دعا کو وہ ضرور سن لیتا ہے۔ باقی کی دعاؤں کے لئے وہ مصلحتوں کو دیکھتا ہے۔ بعض دفعہ انسان جو روٹی مانگتا ہے۔ اس کے علم میں وہ اس کے لئے مہلک ہوتی ہے۔ یا جو دولت مانگتا ہے۔ جو علم مانگتا ہے۔ وہ اس کے لئے مہلک ہوتا ہے۔ پھر بعض دفعہ ایک نوکری ہوتی ہے اور اس سے اچھا کوئی مانگنے والا ہوتا ہے اب نوکری تو ایک کی دو نہیں ہو جائیں گی اس لئے ایک کو ہی مل سکتی ہے۔ کسی کے ہاں چپڑاسی کی جگہ خالی ہے۔ اور یہ اس کے لئے دعا کرتا ہے۔ لیکن اسے کیا علم ہے۔ کہ دوسرا بھی اس کے لئے کس طرح رو رو کر دعائیں مانگ رہا ہے۔ اور اس کے سامان بھی زیادہ ہیں۔ یعنی صحت وغیرہ بھی اس کی بہتر ہے۔ ضرورت بھی اس کی زیادہ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو کس طرح سن لے۔ نوکری ایک کی دو نہیں ہو سکتی۔ مگر وہ چیز جس کے بانٹنے کے باوجود اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ روٹی بھی محدود ہے۔ عزت بھی محدود ہے۔ یہ ساری چیزیں محدود ہیں اگر ایک شئے کیلئے دو مانگنے والے سامنے آئیں۔ تو زیادہ حق والے کو وہ دیگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا پھر اگر وہ تمہارے لئے مضر ہے تو گو کوئی اور حق دار نہ ہو۔ پھر بھی نہیں دے گا۔ وہ دوست سے دشمنی کیونکر کرسکتا ہے۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ جس چیز کے متعلق وہ جانتا ہے۔ کہ آگ ہے وہ اپنے دوست کو دیدے۔ غرضیکہ

## سب دعاؤں کی قبولیت میں روکیں ہوتی ہیں

مگر ایک دعا ہے۔ جس کے قبول ہونے میں کوئی برائی نہیں۔ اور جس کے ملنے میں کوئی روک نہیں۔ دنیا کی ہر چیز میں برائی ہوسکتی ہے۔ نماز میں بھی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ ویل للمصلین۔ مگر خداتعالےٰ کو مانگنے میں کوئی ویل نہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ خداتعالےٰ کسی سے اس لئے نہ ملے۔ کہ وہ عذاب میں نہ پڑے۔ یا یہ کہ خداتعالےٰ کے وجود میں کمی نہ آجائے۔ جس طرح ہوا ہر ایک کے ناک میں جاتی ہے۔ مگر اس میں کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح خداتعالےٰ ہر بندے کو ملتا ہے۔ اور پھر بھی اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ سورج کی شعاعوں سے سب مخلوق فائدہ اٹھاتی ہے۔ مگر ان میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ چاند کی شعاعوں میں کمی نہیں ہوتی۔ تم چاند کی روشنی میں گھنٹوں بیٹھ کر لطف اٹھاؤ۔ مگر نور پھر بھی وہیں کا وہیں رہے گا۔ اور اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ یہی حال خداتعالےٰ کا ہے بلکہ خداتعالےٰ تو ان سے بھی کامل ہے۔ ان میں بھی ممکن ہے۔ کہ کوئی بار بار یک بار کمی ہوجاتی ہو مگر خداتعالےٰ میں اتنی بھی نہیں ہوتی۔ اور وہ اپنے بندوں سے خود کہتا ہے کہ مانگو مگر یاد رکھو کہ اس کے ساتھ میرے بھی

### دو مطالبے

ہیں۔ اور وہ یہ کہ (۱) فلیستجیبوالی تم بھی ان باتوں کو جو میں کہتا ہوں مانو (۲) والیومنوبی مجھ پر پورا پورا اعتماد کرو۔ اور کامل توکل رکھو۔ گویا ایک طرف تو تم خداتعالےٰ سے غداری نہ کرو۔ دوسری طرف یقین رکھو کہ وہ بھی تم سے غداری نہیں کریگا لعلھم یرشدون۔ پھر دیکھو تم کس طرح تیزی سے۔ قدم مارتے ہوئے جسے پنجابی میں دگڑ دگڑ کرکے چلتے جانا کہتے ہیں اس راستہ پر چل پڑوگے۔ جس سے خداتعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور باوجودیکہ وہ غیر مرئی ہے تم اس کو پالوگے۔ اور اس کا وصال حاصل کرلوگے۔

اب غور کرو یہ کتنی بڑی چیز ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو یہ طلب کرتے ہیں۔ کئی لوگ ہیں جو توکل کا نام تو لیتے ہیں۔ مگر یہ سمجھتے نہیں۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ کچھ عرصہ ہوا اسی سفر سندھ میں مجھے

## خداتعالےٰ کی ملاقات کے متعلق ایک عجیب رویاء

ہوا۔ جس کا اثر میری طبیعت پر اب تک ہے۔ میں نے دیکھا کہ دو پہاڑیاں ہیں جنمیں ایک درہ ہے۔ اور پہاڑیوں کے پرے بہت بڑا وسیع میدان ہے جو گو مجھے نظر نہیں آتا مگر میں اس درہ کی طرف جارہا ہوں۔ چاروں طرف اندھیرا ہے۔ اور میں پہاڑیوں کے درمیانی رستوں پر سے گزر کر جارہا ہوں میرے کانوں میں دور سے گونج کی آواز آرہی ہے۔ میں نے اس کے قریب ہونے کی کوشش کی۔ تو وہ گانے کی آواز معلوم ہوئی۔ جیسے دور کوئی نہایت ہی شیریں آواز میں گارہا ہو۔ میرے قلب میں ایک بشاشت اور مسرت محسوس ہوئی۔ اور میں نے اپنے قدم اور تیز کردیئے۔ کہ دیکھوں کیا بات ہے۔ جب میں کچھ اور قریب ہوا۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ گویا کچھ لوگ شعر پڑھ رہے ہیں۔ مگر ابھی وہ شعر سمجھ میں نہیں آئے۔ میں اور قریب ہوا۔ تو کوئی کوئی لفظ سمجھ میں آنے لگا۔ نہایت ہی سریلی آواز تھی۔ اور یوں معلوم ہوا کہ کئی آدمی ہیں جو مل کر ایک ہی شعر پڑھ رہے ہیں۔ میں اور آگے ہوا تو آواز اور واضح ہونے لگی۔ اور جب میں نے پھر کان لگائے کہ سنوں کیا پڑھتے ہیں تو یکدم میرے مونہہ سے یہ فقرہ نکلا۔ کہ یہ تو میرے شعر ہیں۔ اور جب میں نے اور غور کیا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ میرے ایک پرانے شعر کا مصرعہ پڑھ رہے تھے جو یہ ہے ؎

### زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

پڑھنے والوں کی آواز نہایت ہی سریلی اور دل کو لبھا لینے والی تھی۔ اور وہ اس طرح پڑھ رہے تھے جس طرح کوئی مست ہو کر گاتا ہے۔ وہ نظر تو نہیں آتے تھے مگر ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ جب میں اور قریب ہوا تو میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ تو فرشتے ہیں جو میرا مصرعہ پڑھ رہے ہیں۔ اتنے میں یکدم دور افق میں بجلی چمکی۔ اور روشنی سی ہوئی اور معاً مجھے القا ہوا۔ کہ یہ

## اللہ تعالےٰ کی دوسری تجلی

ہے۔ پہلی تجلی وہ تھی جو میرے پہونچنے سے قبل ظاہر ہوچکی ہے اور گویا وہ ادنیٰ تجلی تھی۔ اور اسے دیکھکر یہ فرشتے یہ مصرعہ پڑھنے لگے تھے کہ ؎

زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

اور گو میں نے پہلی تجلی نہیں دیکھی۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ دوسری زیادہ ہے۔ اور جب یہ ظاہر ہوئی تو فرشتوں نے پہلے مصرعہ کی بجائے یہ مصرعہ پڑھنا شروع کردیا۔ کہ ؎

اک معجزہ دکھا کے تو عیسیٰ بنا مجھے

یوں معلوم ہوتا تھا کہ سب ملائکہ نہایت جوش کے ساتھ اکٹھے جس طرح انگریزوں کے ہاں Chorus ہوتا ہے گارہے ہیں۔ وہ کچھ دیر اسی جوش اور شرت کے ساتھ گاتے رہے۔ اور یوں معلوم ہونے لگا۔ کہ گویا ان کی آواز نے اللہ تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیا ہے اور اس کے نتیجہ میں اس کی

## آخری تجلی

ہوئی۔ اور مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ پہلی تجلی جو میرے پہونچنے سے قبل ظاہر ہوئی عاشقانہ تجلی تھی۔ دوسری عیسوی تجلی تھی۔ اور یہ تیسری محمدی تجلی ہے۔ جس میں بہت نور تھا۔ اس پر فرشتوں نے ایک تیسرا مصرعہ پڑھنا شروع کردیا۔ جو مجھے یاد نہیں رہا۔ اور اسپر میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یاد ہے کہ میں خواب میں ہی کہہ رہا تھا۔ کہ یہ

## تیسری تجلی محمدی تجلی ہے

جب اللہ تعالےٰ کسی کو کسی مقام پر کھڑا کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ اسے پہلے اس مقام کی ادنےٰ تجلی دکھاتا ہے۔ جس سے اس کے اندر اس مقام کے حصول کے لئے شوق پیدا ہوجاتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے والہانہ طور پر کوشش شروع کردیتا ہے۔ سب سے پہلے وہ عام عشق کی تجلی دکھاتا ہے جو عام لوگوں کے لئے ہے۔ اسے دیکھ کر جن لوگوں کے دلوں میں محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ہمیں اس کی پوری تجلی دکھا۔ اور بے تاب ہو ہو کر کہتے ہیں کہ ؎

زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

جس پر وہ تجلی انہیں دکھائی جاتی ہے اس تجلی کے بھی بہت سے درجے ہوتے ہیں۔ جب وہ اپنے مناسب حال درجہ کو طے کرلیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اسے اس سے اوپر کی تجلی کے لائق پاتا ہے تو اس کے دل میں اسکا شوق پیدا کرنے کے لئے ایک ادنےٰ تجلی دوسرے مقام کی دکھاتا ہے۔ جسے دیکھ کر بندہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ جو مجھے پہلے ملا وہ تو اس کے مقابل پر کچھ بھی نہ تھا۔ اور بے تاب ہو ہو کر کہنے لگتا ہے۔ کہ ؎

اک معجزہ دکھا کے تو عیسیٰ بنا مجھے

اس کے معنے یہ ہیں کہ انسان معجزات کے ساتھ اس مقام کو حاصل کرتا ہے عقل سے نہیں۔ عیسوی مقام سے نئے

## دعا کا جوش

خداتعالےٰ کی طرف سے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ دعا قبول ہوجاتی ہے۔ اور وہ مقام اور اس کے مختلف مدارج انسان حاصل کرلیتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے اعلیٰ مقامات کے قابل ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدی تجلی کی ایک ادنیٰ جھلک ظاہر کرتا ہے جسے دیکھ کر پھر بندے کے دل میں جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کے حصول کے لئے دعائیں اور التجائیں اور گریہ وزاری شروع کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے محمدی مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ غرض اس رویاء میں بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو پانے کے لئے ایک والہانہ کیفیت اور

## مجنونانہ حرکت کی ضرورت

ہوتی ہے جس طرح بچہ ماں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں فلاں چیز لے کر چھوڑوں گا۔ اور آخر ماں اس کی خواہش پوری کر ہی دیتی ہے۔ اسی طرح بندہ بھی خدا تعالےٰ کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں تو تجھے دیکھ کر ہی چھوڑوں گا۔ تب اللہ تعالےٰ بھی حجاب اٹھا دیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ دیکھ لے۔ جب اس مقام کے نور اس کے اندر رچ جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ دیکھ لیتا ہے۔ کہ اس سے بڑا مقام پانے کے یہ قابل ہو گیا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ دوسری اور پھر اسی طرح تیسری تجلی کو ظاہر کرتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیفیت کو ایک نہایت لطیف مثال کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص دوزخ میں سب سے آخر رہ جائے گا۔ اللہ تعالےٰ اسے نکالے گا۔ اور کہے گا۔ کہ مانگو کیا مانگتے ہو۔ وہ کہے گا۔ کہ بس یہی مانگتا ہوں کہ مجھے دوزخ سے نکال دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ اچھا نکال دیا۔ اور اسے بہت خوشی ہوگی۔ کچھ روز کے بعد اسے دور ایک سبز وشاداب درخت نظر آئیگا اور اس کے دل میں لالچ پیدا ہوگا۔ کہ اگر میں وہاں پہنچ کر اس کے نیچے بیٹھ سکوں تو کیا اچھا ہو۔ کچھ مدت تک تو وہ اس خیال کے اظہار سے رکے گا۔ مگر آخر خدا تعالےٰ سے کہے گا۔ کہ ہے تو بڑی بات۔ لیکن اگر مجھ پر رحم کر کے اس درخت کے نیچے بیٹھنے دیں۔ تو بہت مہربانی ہو۔ اللہ تعالےٰ اس کی بات کو مان لے گا۔ اور اسی درخت کے نیچے پہنچا دیگا۔ آخر جب وہ اس درخت کے نیچے کچھ عرصہ راحت حاصل کرے گا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ امتحان کے لئے اس سے بہتر درخت اس سے کچھ فاصلہ پر ظاہر کرے گا۔ اور وہ پھر لالچ کریگا۔ کہ اس کے نیچے بیٹھے۔ کچھ مدت تک تو وہ اپنے نفس کی اس خواہش کو برداشت کرے گا۔ اور کہے گا۔ کہ میں اب اللہ تعالےٰ سے یہ سوال کسطرح کروں۔ لیکن آخر درخواست کر ہی دیگا۔ اور کہیگا۔ کہ آئندہ اور کچھ نہ مانگونگا تب خدا تعالےٰ اسے وہاں رہنے دے گا۔ اور پھر وہ دور سے

## جنت کا دروازہ

دیکھے گا۔ اور آخر اس سے باہر رہنا برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور خدا تعالےٰ سے کہے گا۔ کہ مجھے اس جنت کے دروازے کے آگے تو بٹھا دے میں اندر جانے کی درخواست نہیں کرتا۔ صرف باہر بٹھا دے۔ وہیں سے لطف حاصل کروں گا۔ اللہ تعالےٰ پوچھے گا کہ کیا اس کے بعد تو کچھ نہیں مانگے گا۔ بندہ کہے گا نہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ اسے جنت کے دروازہ پر بٹھا دیگا۔ لیکن بھلا وہاں اسے کس طرح چین حاصل ہو سکے گا۔ آخر وہ بیتاب ہو کر کہیگا۔ کہ یا اللہ مجھے دروازہ کے اندر کی طرف بٹھا دے۔ میں یہ تو نہیں کہتا۔ کہ مجھے جنت کی نعماء دے۔ لیکن یہ کہتا ہوں۔ کہ دروازہ کے اندر بٹھا دے۔ اس پر اللہ تعالےٰ ہنسے گا۔ اور کہے گا۔ کہ میرے بندے کی حرص کہیں ختم نہیں ہوتی

## جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ

اور جہاں چاہو رہو۔ یہی نظارہ خدا تعالےٰ نے مجھے دکھایا۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ پہلے ایک ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے۔ اور اسے دیکھ کر جب ملائکہ صفت انسان بے تاب ہو جاتا ہے۔ اور دعائیں کرتا ہے۔ کہ کامل تجلی دکھا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ اسے کامل تجلی دکھاتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے مقام کی ہلکی سی تجلی دکھاتا ہے۔ اور بندے کے دل میں اس کے حصول کی خواہش پیدا کر دیتا ہے۔ جب بندہ اس کے لئے دعاؤں میں لگ جاتا ہے۔ تو اسے اس مقام کی کامل تجلی دکھا دی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلے مقام کے متعلق پہلے کی طرح شوق پیدا کیا جاتا ہے۔ اور آخر وہ مقام بھی بندہ کو مل جاتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھیں تو

## مومن کا دل کبھی بھی مطمئن نہیں ہوتا

ہمیشہ مضطرب ہی رہتا ہے۔ دنیوی انسان کا دل بھی کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ اور مومن کا بھی۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ ایک خدا تعالےٰ کے لئے مضطرب ہوتا ہے۔ اور دوسرا دنیا کے لئے۔ لیکن اضطراب ہوتا دونو میں ہے۔ اور دنیا کا گذارہ ہی اضطراب سے ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ کسی کا اضطراب دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ اور کسی کا خدا کے لئے بعض مومن جب اپنے اندر اضطراب دیکھتے ہیں۔ تو خیال کرتے ہیں۔ کہ شاید ہمیں ایمان نصیب نہیں۔ حالانکہ اگر دیکھا جائے۔ تو اضطراب ان مدارج کے لئے ہوتا ہے۔ جو میسر نہ ہوں۔ یا اونچے درجوں کے لئے ہوتا ہے۔ جو مقام مومن کو حاصل ہوتا ہے۔ اس سے اگلے کے لئے اس میں اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ جنت میں بھی مختلف مقام یوں نظر آئیں گے۔ جیسے ستارے زمین سے نظر آتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے قرب کی راہیں اتنی غیر محدود ہیں۔ کہ انہیں کلی طور پر طے کرنے کا خیال کرنا بھی کفر ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سب طے نہیں کیں بے شک اپنے مقام کی سب کیں۔ اور آپ سب سے آگے ہیں۔ مگر یہ کہ خدا تعالےٰ کا احاطہ کر لیا ہو۔ یہ غلط ہے۔ ولا یحیطون بشیءٍ من علمہ الا بما شاء کوئی بندہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ جتنا وہ خود دکھائے۔ باقی پھر غیر محدود رہتا ہے۔ اور اس کے حصول کی خواہش مومن کے دل میں پیدا ہونی ضروری ہے۔ اور اسی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ مگر ہزاروں ہیں۔ جو دعائیں بھی کرتے ہیں۔ دوسروں کو بھی دعاؤں کے لئے رقعے لکھتے ہیں مگر یہ خواہش اور اضطراب ان کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ مجھے تو بعض دفعہ ہنسی آتی ہے۔ بعض واقفین تحریک جدید مجھے رقعے لکھتے ہیں۔ کہ کوٹ نہیں۔ یا فلاں چیز نہیں۔ حالانکہ وقف کرنے کے معنے تو یہ ہیں۔ کہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ اب اس نے ہلنا نہیں اس کی زبان بند ہے۔ مگر یہ

## عجیب وقف

ہے۔ کہ تھوڑے دنوں کے بعد لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں چیز نہیں۔ میں دے تو دیتا ہوں۔ مگر سوچتا ہوں۔ کہ جسے کھانے پینے کے لئے میری مدد کی ضرورت ہے۔ اسے خدا تعالےٰ سے کیا تعلق ہے۔ واقفین کو ہم جو کچھ دیتے ہیں۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ہے۔ کیونکہ ان کی طلب کے بغیر ملتا ہے۔ مگر یہ کہ اپنی خواہش ہو۔ کہ مل جائے۔ یہ

## خدا تعالےٰ پر توکل کے منافی

ہے۔ توکل کی مثال تو یہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مطب میں بیٹھے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دلی میں تھے۔ وہاں حضرت میر صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ قولنج کا اتنا سخت حملہ ہوا۔ کہ ڈاکٹروں نے کہا۔ اپریشن ہونا چاہئے۔ بعض لوگوں نے کہا۔ کہ بعض یونانی دواؤں سے بغیر اپریشن کے بھی آرام ہو جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
کو تار

دے دیا۔ کہ جس حالت میں بھی ہوں آجائیں

عید کی خوشی میں خاص رعایت
ہر قسم کے سویٹر مفلر اونی لیڈی کوٹ۔ بنیان وغیرہ خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ
انارکلی لاہور کی دوکان سے خرید فرماویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ مطب میں بیٹھے تھے۔ کوٹ بھی نہیں پہنا ہوا تھا۔ پیسے بھی پاس نہ تھے۔ آپ نے غالباً حکیم غلام محمد صاحب مرحوم امرتسری کو ساتھ لیا۔ اور اسی طرح اٹھ کر چل پڑے۔ حکیم غلام محمد صاحب نے کہا کہ میں گھر سے پیسے وغیرہ لے آؤں۔ مگر آپ نے کہا کہ نہیں حکم یہی ہے۔ کہ جس حالت میں ہو چلے آؤ۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ چلنے میں کتنے کمزور تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کو جاتے۔ تو آپ پیچھے رہ جاتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو کر فرماتے مولوی صاحب کہاں ہیں اور حضرت خلیفہ اول رضؓ بعد میں آکر ملتے۔ اسی طرح پھر پیچھے رہ جاتے اور پھر کھڑے ہو کر انتظار فرماتے مگر آپ غالباً حکیم غلام محمد صاحب کو ساتھ لے کر پیدل بٹالہ پہنچے سٹیشن پر جا کر بیٹھ گئے۔ حکیم صاحب نے کہا کہ اب کرایہ وغیرہ کا کیا انتظام ہو گا۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے فرمایا۔ کہ یہاں بیٹھو اللہ تعالیٰ خود کوئی انتظام کر دے گا۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اور دریافت کیا۔ کہ کیا آپ حکیم نورالدین صاحب ہیں۔ آپ نے کہا ہاں۔ وہ شخص کہنے لگا۔ کہ ابھی گاڑی آنے میں دس پندرہ منٹ باقی ہیں۔ اور میں نے سٹیشن ماسٹر سے کہہ بھی دیا ہے کہ ذرا آپ کا انتظار کرے میں بٹالہ کا تحصیلدار ہوں۔ میری بیوی بہت سخت بیمار ہے۔ آپ ذرا چل کر اسے دیکھ لیں۔ آپ گئے۔ مریضہ کو دیکھ کر نسخہ لکھا۔ اور سٹیشن پر واپس آگئے۔ وہ شخص بھی ساتھ آیا۔ اور کہا کہ آپ چل کر گاڑی میں بیٹھیں۔ میں ٹکٹ لے کر آتا ہوں۔ اور وہ سیکنڈ کلاس کا ایک ٹکٹ۔ اور ایک تھرڈ کلاس کا لے آیا۔ اور ساتھ پچاس روپے نقد دیئے۔ اور کہا کہ یہ

**حقیر ہدیہ**

ہے۔ اسے قبول فرمائیں۔ آپ دہلی پہونچے۔ اور جا کر پیر صاحب کا علاج کیا۔ یہ

## صحیح توکل کا مقام

ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ کہ میرے بندے کا توکل صحیح ہے یا نہیں۔ ممکن ہے اس آزمائش کے لئے وہ فاقے دے۔ ننگا کر دے۔ موت کے قریب کر دے تا بندوں کو بتائے۔ کہ میرے اس بندے کا انحصار توکل پر ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اسے لنگوٹی باندھنی پڑتی ہے۔ دمچیاں لٹکنے لگتی ہیں۔ اور بعض کو اس کی مدد کے لئے اس طرح ننگا دکھا کر الہام کرتا ہے۔ بعض کو لفظی الہام سے بھی مدد کا حکم دیتا ہے۔ مگر بعض کو اس کی حالت دکھا کر تحریک کرتا ہے مگر توکل کے صحیح مقام پر جو لوگ ہوتے ہیں۔ وہ کسی سے موہنہ سے مانگتے نہیں دنیا میں ہر ایک شخص کے ماں باپ فوت ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات بھی ہوئی۔ مگر ہمارے لئے مشکل یہ تھی کہ ہم سمجھتے ہی نہ تھے کہ آپ وفات پا جائیں گے۔ لوگوں کو اس کا احساس ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی روپیہ جمع کرتا ہے۔ کوئی بیمہ کراتا ہے۔ اور کوئی اور انتظام کرتا ہے۔ مگر ہم تو سمجھتے ہی نہیں تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو جائیں گے

## ہم میں سے ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ میں پہلے فوت ہونگا

اور ہر ایک کی خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا جنازہ پڑھائیں۔ نوجوان احباب یہ درخواستیں کرتے تھے کہ حضور دعا کریں کہ ہم آپ کے ہاتھوں میں فوت ہوں اور آپ جنازہ پڑھائیں۔ آپ پر اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور انعامات دیکھ کر ہر شخص یہی خیال کرتا تھا کہ آپ کو زندہ رہنا چاہیئے اور قلوب کی اس کیفیت کی وجہ سے نہ ہمیں اس کا خیال تھا۔ اور نہ اس کے لئے کوئی تیاری تھی کہ آپ فوت ہو گئے۔ بعض رشتہ داروں نے والدہ صاحبہ کو تحریک کی (ہمارے ناناجان مرحوم نے ایسا مشورہ نہیں دیا تھا تا دئی کوئی یہ خیال کرے) میں یہ تو نہیں کہتا کہ ورغلایا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ نیک نیتی سے ہی کہہ رہے ہونگے۔ مگر انہوں نے تحریک کی کہ آپ مطالبہ کریں۔ کہ جو چندے آتے ہیں وہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہی آتے ہیں۔ اس لئے ان میں سے ہمارا حصہ مقرر ہونا چاہئیے۔ میں اسوقت بچہ تھا مگر یہ مشورہ مجھے اتنا برا معلوم ہؤا۔ کہ میں نے کمرہ کے باہر ٹہلنا شروع کر دیا۔ کہ جونہی مجھے موقعہ ملے۔ میں والدہ سے اسکے متعلق بات کروں۔ اور جب موقعہ ملا میں نے کہا۔ کہ یہ چندے کیا ہماری جائیداد تھی۔ یہ تو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے ہیں۔ ان میں سے حصہ لینے کا کسی کو کیا حق ہے۔ پھر بعض لوگ ایسے تھے کہ جو یہ مشورہ کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے لئے گذارہ مقرر کرنا چاہئیے۔ چنانچہ ایک دوست نے مجھ سے آکر کہا کہ ہم نے یہ تجویز کی ہے کہ آپ کو گذارہ دیا جائے۔ میں نے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم بندوں کے محتاج کیوں ہوں۔ اسوقت

## ہماری جائیداد بھی پراگندہ حالت میں تھی

کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ اور بظاہر گذارہ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ مگر میرے نفس نے یہی کہا۔ کہ جو خدا انتظام کرے گا اسی کو منظور کروں گا۔ بندوں کی طرف کبھی توجہ نہ کروں گا۔ میرا جواب سن کر اس دوست نے کہا۔ کہ پھر آپ لوگوں کے گذارہ کی کیا صورت ہو گی۔ میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالےٰ کا منشار زندہ رکھنے کا ہو گا۔ تو وہ خود انتظام کر دیگا۔ اور اگر اس نے مارنا ہے۔ تو وہ موت زیادہ اچھی ہے جو اس کے منشاء کے ماتحت ہو۔ تو گویا میں نے یہ دونوں صورتیں رد کر دیں۔ حصہ والی تجویز تو شرعاً بھی ناجائز تھی۔ مگر میں نے دوسری صورت کو بھی منظور نہ کیا۔ یہ ذاتی غیرت تھی۔ اب تیسرا پہلو سلسلہ کے لئے غیرت کا تھا اس کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرمایا۔ کہ مرزا سلطان احمد صاحب کے دل میں مشورہ کی تحریک پیدا کی۔ آپ اسوقت غیر احمدی تھے۔ آپ نے مناسب سمجھا کہ بڑے بھائی کی حیثیت میں مجھے مشورہ دیں۔ اور شیخ یعقوب علی صاحب کو میرے پاس [illegible] آپ سلسلہ سے کوئی رقم [illegible]

## خاندانی غیرت [illegible]

ہے۔ میرے نفس نے فوراً [illegible] ہے جو میرے دل نے [illegible] دینے والا ایک ایسا شخص ہے۔ مگر ہے غیر احمدی۔ او[ر] [illegible] سے زیادہ قریبی رشتہ ہم [illegible] میرے اور سلسلہ کے تعلقا[ت] [illegible] چنانچہ اس خیال کے آتے ہی [illegible] کہا کہ انکا شکریہ ادا کر دیں [illegible] سلسلہ کا جو تعلق ہے اسکے بارہ [illegible] کر ناپسند کرتا ہوں۔ انہیں اس [illegible] حضرت خلیفۃ المسیح اول نے مجھے بلایا [illegible] لوگوں کو اپنے پاس سے کچھ پیشتر [illegible] بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا [illegible] ماتحت میں نے گذارہ کی تجویز کی [illegible]

## الہام میں رقم تک مقر[ر] [illegible]

اب سوال انسانوں کا نہ رہا۔ بلکہ خدا تعالےٰ [illegible] آگیا۔ اس لئے میں نے اس امر کو منظور [illegible] گذارہ مقرر ہؤا وہ ہمارے لئے تو [illegible] کے فضل سے کافی تھا۔ گو اس زمانہ [illegible] بھی اس میں گذارہ نہیں کر سکتے۔ مجھ[ے] [illegible] وقت ساٹھ روپے ملتے تھے۔ جن میں [illegible] دس روپیہ ماہوار تو تشحیذ پر خرچ کرتا [illegible] دو بچے تھے۔ بیوی تھی۔ اور گو کوئی خاص [illegible] نوکر تھی۔ مگر خاندانی طور طریق کے مطا[بق] [illegible] کھانا پکانے والی۔ اور ایک خادمہ بچوں [illegible] اور اوپر کے کام میں مدد دینے کے [illegible] بیوی نے رکھی ہوئی تھی۔ سفر اور بیماری [illegible] کے اخراجات بھی اسی میں [illegible]

## کتابوں کا شوق

بچپن سے ہے۔ جس وقت میری کو [illegible] سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعو[د] [illegible] کپڑوں کے لئے مجھے دیا کرتے [illegible] تب بھی میں کتب خریدتا رہتا تھا [illegible] پہلے جبکہ کاپیوں کا غذ [illegible] مجھے تین روپے ماہوار ملا کرتے [illegible] بھی بچا کر کتابیں خریدتا رہتا تھا [illegible] دیکھا ہے۔ اچھی اچھی نوکریوں [illegible] خریدتے۔ مگر مجھے اسوقت [illegible]

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...ں گذارہ کے لئے ملتی تھی
... لیے اور مطالعہ کے
... خرید تا رہتا تھا اور کافی
... جمع کر لیا تھا۔ تو میں بتا رہا
... صحیح مقام یہی ہے۔ بعض
اعتراض کرتے رہیں۔ کہ
... اتنے بچے ہیں۔ مگر میں
... ان بیوی بچوں کے لئے کیا
... سے کچھ مانگا ہے۔ میں تو یہی
... کہ اگر خدا تعالیٰ نے نہ دیا۔ تو
... گے۔ مگر کسی سے مانگیں گے نہیں

## میرا اصول

...ہی رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے ہی
... اور جو وہ بھیج دے اسی پر گذارہ
... اور میں نے دیکھا ہے کہ وہ ایسی
...راہوں سے دیتا ہے۔ کہ انسان گمان
بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے آٹھ دس غیر احمدیوں
...اس قدر امداد ملی ہے۔ کہ شاید سب
...دیوں نے جو بعد ایادتے ہوں ان کے
...ر ہوگی۔ اور وہ ایسے لوگ ہیں۔ کہ کبھی
...دوں نے اپنے نام کے اظہار کی بھی خواہش
...ں کی۔ بعض کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا

## ...خوابوں کے ذریعہ تحریک

... بعض کو دوسرے ذرائع سے۔ بعض
...نیوی کاموں میں اتنا روپیہ مل گیا۔ کہ جس
کا وہم بھی نہ تھا۔ مگر اصول میرا یہی رہا ہے کہ
اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو دے اور اگر نہ
دے تو انسان صبر سے کام لے اور بندوں
کی طرف نگہ نہ اٹھائے۔ اور میں سمجھتا ہوں
یہی توکل ہے۔ یہ بھی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ
کوئی اچھی چیز بھیج دے تو انسان اسے
پھینک دے۔ یہ توکل نہیں گستاخی ہے
اور نہ ہی یہ توکل ہے کہ انسان خود اپنے
...پ کو وقف کرے۔ اور پھر ضرورت پڑنے
...انگے۔ پیر مانگے خواہ خلیفہ سے بلکہ
...نبی سے ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ خواہ خاتم النبیین
...ں نہ ہو توکل کے خلاف ہے توکل
...ہر جب اللہ تعالیٰ دے تب لے
...جو ہے۔ اسی پر قناعت کرے۔ اور
...کہ اگر اللہ تعالیٰ مار ہی دیا چاہتا
...زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## ...ایک بزرگ کا قصہ

...رتے رہتے۔ کہ وہ کسی گوشہ میں
...وعظ و نصیحت کرتے رہتے تھے اور اللہ تعالیٰ

ان کو وہیں روزی پہنچا دیتا تھا۔ وہ ر
شہر سے باہر جگہ تھی۔ جہاں وہ رہتے تھے
ایک دفعہ کئی دن گذر گئے۔ اور کھانے
کو کچھ نہ آیا۔ یہ شاید اللہ تعالیٰ کی طرف سے
امتحان تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ اب شہر میں
چل کر کسی دوست سے کچھ مانگنا چاہیئے
چنانچہ وہ گئے۔ اور ایک دوست سے
کہا کہ کچھ کھانے کو دو۔ اس نے تین روٹیاں
اور کچھ سالن اوپر ہی ڈال کر دیدیا۔ یہ چل
پڑے۔ تو ساتھ ہی اس دوست کا کتا
بھی پیچھے پیچھے ہو لیا۔ وہ دم ہلاتا جاتا
تھا۔ اور پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ اس بزرگ
نے سمجھا۔ کہ اس روٹی میں اس کا بھی حق ہے
کیونکہ اس گھر کی نگرانی کرتا ہے۔ اور اس
نے ایک روٹی پر سالن کا تیسرا حصہ ڈال
کر اسے ڈال دی۔ کتے نے وہ کھا لی۔ اور
پھر پیچھے پیچھے چل پڑا۔ بزرگ نے خیال
کیا۔ کہ بے شک اس کا حق زیادہ ہے کیونکہ
یہ اس گھر کا محافظ ہے۔ اور ایک روٹی
پر سالن کا ایک اور حصہ ڈال کر اس کے
آگے پھینک دی۔ مگر کتا وہ کھا کر بھی
پیچھے چل پڑا۔ ادھر اس بزرگ کو خود سخت
بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہ کہنے لگا۔ کہ تو
بڑا بے حیا ہے۔ میں تین میں سے دو روٹیاں
تجھے دے چکا ہوں۔ مگر پھر بھی پیچھا نہیں
چھوڑتا۔ یہ کہتا تھا کہ ...

## کشف کی حالت

پیدا ہوئی۔ وہ دنیا کی حالت کو بالکل بھول
گئے۔ کتے کی روح متمثل ہو کر ان کے
سامنے آئی۔ اور کہا کہ تم مجھے بے حیا کہتے
ہو۔ حالانکہ میں تو کتا ہوں۔ اور تم انسان
ہو۔ مجھے سات سات فاقے اس گھر میں آئے
اور میں نے اس ڈیوڑھی کو نہیں چھوڑا۔ مگر
تمہیں تین دن کا فاقہ آیا اور تم چھوڑ کر
شہر کو آگئے۔ بتاؤ بے حیا میں ہوں۔ یا تم
ہو۔ یہ بات سن کر ان کی آنکھیں کھل گئیں
اور تیسری روٹی معہ سالن بھی کتے کے آگے
پھینک دی۔ جب واپس اپنے مقام پر پہنچے
تو دیکھا کہ ایک شخص نہایت پر تکلف کھانے
لئے بیٹھا ہے۔ اور کہتا ہے کہ آپ کہاں
چلے گئے تھے۔ میں انتظار میں تھا۔ تو
توکل کا مقام یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے
سوا کسی پر نظر نہ رکھے اور توکل کے یہ

معنے بھی نہیں ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی جستجو کرنے
والوں کے لئے سامان کرنے منع ہیں۔ سامان
بھی کئے جا سکتے ہیں۔ تجارت۔ نوکری۔ زراعت
وغیرہ سب کام کرنے جائز ہیں۔ مگر

## نظر خدا تعالےٰ پر ہی ہونی چاہیئے

کہ وہی سب ضروریات پوری کریگا۔ میں نے
دیکھا ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کے طور پر بھی
کوئی کمی ہوئی۔ تو جھٹ چندہ میں کمی کر دیتے ہیں
دس روپیہ آمد تھی۔ تو روپیہ چندہ دیتے تھے
مگر جب آمد نو رہ گئی۔ تو چندہ آٹھ آنہ کر دیا۔
اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آمد میں اور
کمی کر دی۔ اور آٹھ کے چھ رہ گئے۔ تو پھر
چندہ ۲/ کر دیا۔ گویا آمد میں تو چار کی کمی ہوئی
اور چندہ میں ۱۴/ کی کر دی۔ اللہ تعالیٰ بھی
یہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اس نے آمد میں اور کمی
کی۔ تو چندہ دینا ہی بند کر دیا۔ ایسی حالت میں
خدا بھی آمد کا دروازہ بالکل بند کر دیتا
ہے۔ اس نے تو ایک روپیہ بند کیا۔ مگر
خدا تعالیٰ نے دس کی کمی کر دی۔ تو یہ سامان
نہیں۔ سامان یہ ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق
بے شک انسان کمی کرلے۔ اگر ایک روپیہ
کی کمی آمد میں ہو۔ تو چندہ میں ڈیڑھ آنہ کی
کمی تو جائز ہے مگر آٹھ آنا کم کر دینا تدبیر نہیں
بلکہ اس رستہ کو بند کر دینا ہے جس
سے آتا تھا۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ کہ کسی کو
پیاس لگی ہوئی ہو تو وہ منہ کے آگے ہاتھ
رکھ لے۔ حالانکہ منہ کے رستہ پانی اندر جا کر
پیاس بجھ سکتی ہے۔ ہاں ایسے موقعہ پر اگر
انسان قربانی زیادہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کا
فضل بھی زیادہ نازل ہوتا ہے حضرت خلیفہ
خلیفہ اول کے اسی سفر کا واقعہ ہے جس کا
میں اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ آپ سنایا کرتے
تھے کہ میرے پاس دو صدریاں تھیں جو بہت
قیمتی تھیں۔ اور مجھے ان پر بہت ناز تھا۔
گویا بڑی دولت تھی۔ مگر ایک روز میں اسی

حجرہ سے جہاں ٹھیرا ہوا تھا۔ باہر گیا۔ تو کسی
نے ان میں سے ایک چرالی۔ آپ فرماتے۔
مجھے صدمہ تو بہت ہوا۔ مگر یہ خیال آیا۔
کہ جس چیز کی نگرانی میں نہیں کر سکتا۔ اسے
رکھنے کا کیا فائدہ ہ۔ اور دوسری خود لے
جا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں دیدی۔ اس کے
بعد وہ لوگ آئے۔ جو شہزادہ کے علاج
کے لئے آپ کو لے گئے تو توکل کے یہ معنے
نہیں۔ کہ انسان دنیوی سامان نہ کرے بلکہ
یہ ہیں۔ کہ نظر خدا تعالیٰ پر ہو۔ اس کے سوا
نظر کسی پر نہ ہو۔ اگر ایسا ہو۔ تو

## دنیوی مشکلات کا اثر دینی خدمات پر نہیں پڑ سکتا

اس توکل کے ساتھ جب انسان اللہ تعالیٰ
کی اخلاص سے عبادت کرتا ہے۔ تو اس کا
جواب اسے ضرور مل جاتا ہے۔
مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہماری
جماعت میں بعض خواب بینوں نے اپنی

## خوابوں اور دعاؤں کو آمد کا ذریعہ

بنایا ہوا ہے اور وہ آنوں بہانوں سے
لوگوں سے سوال بھی کرتے رہتے ہیں جس شخص
کو اللہ تعالیٰ بندوں سے مانگنے پر مقرر کر
دیتا ہے وہ تو ایک عذاب ہے۔ ایسے
شخص کی خوابیں بھی یقیناً ابتلاء کے ماتحت
ہو سکتی ہیں۔ انعام کے طور پر نہیں۔ ہاں
جائز ہے کہ دین کے لئے انسان دعا کے
ہونے پر خدمت مقرر کرے جیسے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اپنے نفس
کے لئے جائز نہیں اور کامل مومن کی ...
کے یہ امر خلاف ہے سوائے اس ... کہ
اللہ تعالیٰ کسی کی دعا سنے اور پھر جس کے حق
میں دعا کی گئی ہے اس کے دل میں تحریک کرے
کہ وہ خود اپنی خوشی سے دعا کرنے والے کی
خدمت کرے۔ آخر میں پھر احباب کو توجہ دلاتا
ہوں۔ کہ یہ دان قرب الٰہی کے حصول کے لئے
خاص ... ان کی قیمت کو سمجھتے ہوئے


## محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ
پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا
کہتے ہیں۔ جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین اعظم رضی اللہ
عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے
حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ خرچ ہوتی ہیں قیمت
فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ
محصولڈاک لیا جائے گا۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان


Digitized by Khilafat Library Rabwah

## تحریک جدید کو کامیاب بنانے والوں کے نام اللہ تعالےٰ خاص لوگوں میں لکھے گا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "یہ کام ایسا شاندار ہے کہ میں سمجھتا ہوں جو لوگ اس تحریک کو کامیاب بنانے میں مدد دیں گے۔ ان کا نام اللہ تعالےٰ خاص لوگوں میں لکھے گا کیونکہ اس چندہ میں جن لوگوں نے بھی حصہ لیا ہے۔ ان کے چندوں سے اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کیا جائے گا۔ پس اس کے لئے جتنی قربانی کی جائے تھوڑی ہے اور جس قدر ثواب کی امید رکھی جائے۔ وہ تھوڑی ہے"

تحریک جدید کا ہر مجاہد نوٹ کرے اور خوب یاد رکھے۔ کہ وعدہ کو پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰۔ نومبر ۳۹ء ہے

پس جس کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ وہ اس تاریخ سے قبل اپنا وعدہ پورا کر دے۔ وہ لوگ جنہوں نے مہلت لی ہوئی ہے۔ یا آئندہ کسی ماہ میں وعدہ ہے۔ وہ بھی اگر اللہ تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کر کے اب ادا کر دیں تو ان کو بھی زیادہ ثواب ملیگا۔ جو لوگ ۲۹۔ رمضان المبارک کو ۱۲ بجے دن تک اپنا وعدہ مرکز میں ادا کر دیں گے۔ ان کے اور تحریک جدید کے ان کارکنوں کے جنہوں نے وعدے لینے اور پھر سو فیصدی پورا کرنے میں کوشش کی ہے۔ نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ۱۲۔ نومبر ۳۹ء کو پیش کئے جائینگے

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

منظور شدہ نظارت تالیف و اشاعت

# احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر

مصنفہ ایم ۔ ایس ۔ اسلم

## پہلے اشتہار پر ہی ایک سو کتاب کے آرڈر!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بچوں اور عورتوں کے لئے ابتدائی کورس ہماری جماعت میں اب تک موجود نہ تھا جس میں احمدیت کے خاص عقاید بچوں کی استعداد کے مطابق دلچسپ طریقوں سے ذہن نشین کرائے جاتے۔ سو الحمد للہ احمدیت کی پہلی کتاب اس ضرورت کو احسن طریق پر پورا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلا ہی اشتہار شائع ہونے پر چاروں طرف سے آرڈر آنے شروع ہو گئے۔ خصوصاً احمدیہ مدارس کے استاد صاحبان بہت توجہ فرما رہے ہیں کتاب لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴/ اگر سوا پانچ آنے کے ٹکٹ فی کتاب کے حساب پیشگی ارسال کر دیئے جائیں۔ تو وی۔ پی کے زائد خرچ سے بچت ہو جائیگی۔

مینیجر قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

## کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کے بےنظیر تحفے

غیر مسلموں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ واقع کشمیری بازار لاہور کے بےنظیر تحفے ہمیشہ استعمال فرمائیں

**چمن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ** یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصول کے مطابق خاص کیمیاوی طریق سے روغن کدو اور سرسوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ بالوں کو سیاہ جلد کو نرم خشکی کو دور دماغ کو قوت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ بالوں کو گرنے سے بچا کر لمبا۔ خوشنما اور سیاہی پر لانا۔ نزلہ زکام کو دور کرنا۔ اس تیل کا خاص وصف ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت نہایت ہی کم رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ ایک بار ضرور استعمال فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ قیمت فی سیر مبلغ چار روپے بوتل مبلغ تین روپے آدھا ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پوا بارہ آنہ نمونہ کی شیشی چار آنہ

**گلزار سینٹ فلاور** موسم بہار کے تازہ اور چیدہ چیدہ پھولوں کی روح زمانہ حال کی خوشبوؤں کا شہنشاہ جو کہ منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے اور خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ شیشی کلاں بارہ آنہ نمونہ چار آنہ اس کے علاوہ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات۔ روغنیات۔ کریم۔ سنو۔ سرخی پوڈر صابون وغیرہ بازار سے مقابلتاً ارزاں فروخت ہوتے ہیں۔ فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔ ہماری اشیاء اپنے شہر کے تمام جنرل مرچنٹوں سے خرید فرمائیں۔ براہ راست کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ پرفیومر کشمیری بازار لاہور سے منگوائیں۔

## شکر گذاری کا اظہار

میں کئی سال سے سیلان الرحم یعنی رطوبت بہنے کے نامبارک عارضہ میں مبتلا تھی ابتداً تو کچھ خیال نہ کیا مگر جب تکلیف بڑھ گئی تو پہلے اپنے شہر کے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا پھر دہلی۔ لاہور وغیرہ کئی شہروں سے اشتہاری دوائیاں منگوائیں۔ لیکن فائدہ بالکل نہ ہوا سیلان کی شکایت روز بروز بڑھتی گئی کچھ عرصہ بعد یہ حال ہوا کہ ہر وقت سر درد کمر درد رہنے لگی اٹھتے بیٹھتے وقت آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا سیڑھیاں چڑھتی یا چند قدم چلتی تو سانس پھول جاتا اور دل زور زور سے دھڑکنے لگ جاتا۔ پنڈلیوں میں درد شروع ہو گیا۔ ماہواری ایام [illegible] بے قاعدہ ہو گئے۔ کبھی اندازہ سے زیادہ آجاتے اور کبھی بہت کم اور درد سے آتے مقوی غذائیں کھانے کے باوجود کمزوری بڑھتی گئی سال پانچ سال شادی پر گذر گئے اولاد کی امید جاتی رہی خوش قسمتی سے میرے شوہر نے ایک بہن کا شکر گذاری کا خط کسی اخبار میں پڑھ کر مبلغ دو روپے حکیم ابوالضیاء شیخوپوریہ۔ ۸۵ سرکلر روڈ لاہور کو بھیج دیئے اور میرے واسطے ۸/ تولے معجون سپاری دکھنی تین روپے کے وی۔پی سے گھر بیٹھے منگوالی۔ اس دوائی پر چار پانچ روپے لم روپے دوائی کی قیمت اور سوا روپیہ محصول ڈاک اخرچ آ ناظرین خدا کو حاضر ناظر جان کر یقین کریں کہ اس خوش ذائقہ دوا کو چند یوم استعمال کرنے کے بعد میری تمام شکایات دور ہونی شروع ہو گئیں اکیس یوم کے بعد مجھ میں پوری طاقت اور پستی آگئی اور میں پھر سے جوان اور خوبصورت بن گئی اب میں ایک بچہ کی ماں ہوں والسلام

رضیہ سلطانہ بنارس

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا

# نیوٹرن

دونوں میں دل کو لبھانے والی مستقل خوشبو ہے

رجسٹرڈ

**کریم** کیل چھائیاں مہاسے سیاہ داغ پھنسیوں اور خارش کا مکمل اور زود اثر علاج ہے۔ کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب کی منظور کی ہوئی ہے فی شیشی پندرہ آنے ۱۵/

**سنو** جلد کی نزاکت اور چہرے کی ملاحت کو دھوپ اور ہوا کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتی ہے سائنس کے اصول سے آکسیجن بذریعہ مشینری شامل کی گئی ہے۔ فی شیشی بارہ آنے ۱۲/

سول ایجنٹ برائے قادیان سلطان برادرز

تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر پنجاب

ہر شہر کے اچھے جنرل مرچنٹ کیمسٹ بیچتے ہیں